﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد۱۱ | جمعۃ المبارک ۲۳/ اپریل ۲۰۰۴ء | ۲/ربیع الاوّل ۱۴۲۵ھ ہجری قمری | ۲۳/شہادت ۱۳۸۳ھ ہجری شمسی | شمارہ ۱۷

اللہ اسے شاداب رکھے

حضرت زید بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ اس شخص کو شاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی، اسے یاد رکھا اور پھر دوسروں تک پہنچایا۔ کیونکہ کئی بات پہنچانے والے اپنے سے زیادہ سمجھدار لوگوں تک بات پہنچاتے ہیں۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب فی الحث علی تبلیغ السماع)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مغربی افریقہ کے چار ملکوں کے پہلے تاریخی و کامیاب وبابرکت دورہ سے واپسی

تبلیغ واشاعت اسلام اور خدمت خلق کے وسیع تر منصوبے

ہیتھرو ائرپورٹ پر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ انگلستان نے حضور کا استقبال کیا

مسجد فضل لندن میں عید کا سماں۔ سینکڑوں احمدیوں کا والہانہ استقبال

۱۴/اپریل ۲۰۰۴ء بروز بدھ تقریباً سات بجے صبح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے انتہائی مصروف و بابرکت دورہ مغربی افریقہ سے بخیر وعافیت واپس لندن پہنچ گئے۔ مسجد فضل لندن اور محمود ہال کو بجلی کے قمقموں، رنگارنگ جھنڈیوں اور آرائشی دروازوں سے سجایا گیا تھا۔

بچوں اور بچیوں نے موقع کی مناسبت سے دعائیہ نظمیں اور ترانے پڑھے۔ افریقن احمدی احباب بھی اپنے مخصوص انداز میں لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کا ورد کرتے ہوئے استقبال کرنے والوں میں نمایاں تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممبران مجلس عاملہ، مربیان کرام کو مصافحہ کا شرف بخشا اور استقبالیہ نظمیں پڑھنے والے بچوں اور بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

اللہ کرے کہ اس تاریخی دورہ کے نتائج واثرات ہماری خواہشات اور دعاؤں سے بہت بڑھ کر ظاہر ہوں۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بینن (Benin) میں ورود مسعود

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ ہر میدان میں آگے بڑھنے والا ہو۔

مختلف مساجد، مشن ہاؤسز اور ہسپتالوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد

مختلف جماعتوں میں دُور دُور سے آئے ہوئے احباب جماعت سے ملاقاتیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے تبلیغی اور تربیتی دورہ سے مورخہ ۱۴/اپریل بروز بدھ صبح سات بج کر پندرہ منٹ پر بخیریت مسجد فضل لندن تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دورہ بہت بابرکت رہا ہے۔

حضور انور کی مصروفیات کے بارہ میں برکینا فاسو سے آمدہ رپورٹ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

آٹھواں روز ۴/اپریل ۲۰۰۴ء بروز اتوار:

حضور انور نے نماز فجر مسجد مہدی میں پڑھائی۔ صبح نو بجے حضور انور اپنی قیام گاہ ہوٹل Sofitel سے مشن ہاؤس تشریف لائے اور دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ساڑھے ۹ بجے مجلس عاملہ بورکینا فاسو اور مبلغین کرام کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی جو بارہ بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔ حضور انور نے باری باری تمام سیکرٹریان سے ان کے کام اور ان کے سپرد ذمہ داریوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور موقع پر ساتھ ساتھ ہر سیکرٹری کو ہدایات دیں اور بتایا کہ آپ کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور آئندہ کس طرح کام کرنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ عاملہ کے ہر شعبہ کو فعال ہونا چاہئے اور ملک کے مختلف ریجنز اور پھر آگے جماعتوں میں جو مجالس عاملہ قائم ہیں نیشنل مجلس عاملہ کے سیکرٹریان کا اپنے شعبہ کے سیکرٹری کے ساتھ براہ راست رابطہ قائم ہونا چاہئے۔ پوری منصوبہ بندی سے مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر کام کو آگے بڑھائیں۔

حضور انور نے چندوں کی ادائیگی مجلس عاملہ کے ممبران کو باشرح چندہ دینے اور ہر کمانے والے شخص کو چندہ کے نظام میں شامل کرنے اور چندہ کے نظام کو مضبوط بنانے کے بارہ میں تفصیلی ہدایات دیں اور رہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ چونکہ افریقہ میں عموماً عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ کام کرتی ہیں اور زیادہ کماتی ہیں اس لئے چندہ کے نظام میں خواتین کو بھی شامل کریں۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

فرمودات خلفاء

کتب حضرت مسیح موعودؑ کے مطالعہ کی عادت ڈالیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خدام کو مخاطب کر کے فرمایا:
پہلی چیز تو یہ ہے کہ ایسے نوجوانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ (ویسے تو اکثر مطالعہ کرتے رہتے ہیں، مجھے کہنے کی ضرورت نہیں لیکن جو مطالعہ نہیں کرتے وہ اس وقت میرے مخاطب ہیں)۔

اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت ﷺ کا جو حسن واحسان بیان فرمایا ہے اس سے ہمارا ایک نوجوان آگاہ ہی نہیں تو اس حسن واحسان کا عاشق کیسے ہوگا؟ اور اس کا گرویدہ کیسے بنے گا؟ اور وہ حسن اس کے سامنے آ ہی نہیں سکتا جب تک اس حسن کا بیان نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اپنے فضل سے جس رنگ میں اپنے پیار کے جلوے دکھائے ہیں اور دکھاتا چلا جا رہا ہے اگر کسی احمدی نوجوان نے جو تھوڑا بہت شعور رکھنے والا ہے اس پیار کے جلوے کو مشاہدہ ہی نہیں کیا تو اس کا غلام کیسے بن جائے گا۔ کیونکہ جب وہ قادرانہ تصرفات کو دیکھ لیتا ہے تو اپنا تو پھر کچھ بھی نہیں رہتا۔ اس کو پتہ لگ جاتا ہے کہ مَیں کیا چیز ہوں۔ مَیں تو محض نیستی ہوں۔ کوئی غلط خیال یا شیطانی وسوسہ دل میں پیدا ہی نہیں ہوتا۔ انسان تکبر سے کام لے سکتا ہے یا ریاء سے کام لے سکتا ہے یا خودنمائی کے جال میں پھنس سکتا ہے مگر جس پر قادر وتوانا کی قدرت اور اس کا جلال جلوہ فگن ہو اس پر یہ چیز عیاں ہوگئی کہ مخلوق کی کوئی قیمت نہیں۔ اس کی کوئی عظمت نہیں۔ سب عظمتیں اس ایک ہی عظمت والے کے سامنے ہیچ ہو جاتی ہیں، سب مٹ جاتی ہیں اور فنا ہو جاتی ہیں۔ لیکن جس نے خدا تعالیٰ کے اس جلال اور اس کا عظمت کا جلوہ نہیں دیکھا وہ کیسے فانی فی اللہ بنے گا۔ البتہ یہ مَیں تسلیم کرتا ہوں کہ وہ ہے تو ہیرا لیکن کٹا ہوا نہیں ہے، بہت مٹی کے ذرّے اس پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور اس وجہ سے وہ اثر جو وہ روحانی طور پر قبول کر سکتا تھا وہ قبول نہیں کر رہا۔ اس لئے اس کے لئے دعا کے ذریعہ سے اور اس کو پالش کر کے اور رگڑ کر اچھی طرح صاف کیا جائے تاکہ روحانی طور پر وہ اثر قبول کرنے لگے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان کو سب سے بڑی روحانی قوت عطا کی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:
”اور روحانی قوتیں صرف انفعالی طاقت اپنے اندر رکھتی ہیں یعنی ایسی صفائی پیدا کرنا کہ مبدء فیض ان میں منعکس ہوسکیں سو ان کے لئے یہ لازمی شرط ہے کہ حصول فیض کے لئے مستعد ہوں اور حجاب اور روک درمیان نہ ہوتا خدا تعالیٰ سے معرفت کاملہ کا فیض پاسکیں“۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ۶)۔

(مشعل راہ جلد دوم صفحہ ۲۰۲۔۲۰۳)

اداریہ

دوطرفہ محبت اور دعاؤں کے نظارے

حضرت مصلح موعودؓ نے نہایت ابتدائی حالات میں جبکہ صدر انجمن احمدیہ کے کارکن بمشکل 'قوت لا یموت' یعنی زندگی کے سلسلہ کو قائم رکھنے کے لئے کم از کم خوراک پر گزارہ کرنے پر مجبور تھے اور مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے یہ صورت بھی پیش آ جاتی تھی کہ صدر انجمن کے کارکنوں کو ہر ماہ باقاعدگی سے ان کا معمولی الاؤنس بھی نہیں مل سکتا تھا۔ ایسے مشکل حالات میں جب کسی نئے کام کو شروع کرنے کا خیال بھی نہیں آ سکتا تھا ہمارے پیارے اولوالعزم امام نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا ایک ایسا پروگرام شروع کر دیا جس میں بہترین افرادی قوت اور بہت زیادہ سرمائے کی ضرورت تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ اس امر کو یاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں نے حدیث میں پڑھا کہ آخری زمانہ میں خانہ کعبہ کو گرانے کی کوشش کرنے والا کوئی سیاہ فام شخص ہوگا۔ تو مَیں نے سوچا کہ اس بات کا انتظار کرنے کی بجائے کہ کوئی بد بخت اس ذلیل ترین حرکت کا ارتکاب کرے، سیاہ فام افراد کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کی کوشش شروع کی جائے۔

مغربی افریقہ کے مشنوں کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ وہاں کام کا آغاز کرنے والے حضرت مسیح موعودؑ کے مخلص اور پرجوش صحابی بطور مبلغ گئے۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر ابتدائی مبلغ تھے جنہوں نے اس علاقہ کو جسے اس زمانہ میں 'تاریک براعظم' کہا جاتا تھا، روشن براعظم میں تبدیل کرنے کی کوشش کا آغاز کیا۔ یہ ابتدائی کوشش بہت ہی چھوٹے پیمانے پر شروع ہوئی تھی۔ اندازہ کیجئے کہ ایک آدمی جو اس علاقہ کی زبان سے ناواقف، اس علاقہ کی آب و ہوا اس کی صحت کے لئے کسی طرح بھی مفید نہیں ہے، اس کے پاس مالی وسائل بہت ہی محدود بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں، اجنبی ہونے کی وجہ سے اس کی وہاں کسی سے واقفیت بھی نہیں ہے، وہ تبلیغ کے کام میں کہاں تک کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ البتہ ایک سہولت ضرور اسے حاصل تھی اور وہ ایمان باللہ اور توکل علی اللہ کی نعمت تھی جس کے سہارے اس نے اپنے مقدس کام کو شروع کیا اور پھر بغیر مایوس ہوئے، بغیر تھکنے کے مسلسل پوری محنت سے جاری رکھا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نیک نیتی اور اخلاص سے شروع کئے ہوئے اس کام میں برکت ڈالی۔ سعید روحیں آہستہ آہستہ کلمہ گوؤں اور درود شریف پڑھنے والوں میں شامل ہونے لگیں۔ مساجد کی تعمیر شروع ہوئی، مدارس کی بنیاد پڑی، ہسپتالوں کا آغاز ہوا اور آج سارے مغربی افریقہ میں خدمت کے میدان میں جماعت ایک ممتاز اور منفرد مقام پر کھڑی ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ سے باہر اپنے پانچ ہفتہ کے مغربی افریقہ کے پہلے دورے پر تشریف لے گئے تو MTA پر نظر آنے والے نظارے اتنے ایمان افروز اور روح پرور تھے کہ رپورٹوں میں دوروں کی کامیابی کی خبریں پڑھ کر بھی یہ نظارہ پوری طرح ذہن میں نہیں آ سکتا۔

اس دورہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے مختلف ممالک کے صدور اور حکام سے ملاقاتیں کیں۔ مختلف ممالک کے معززین حضور سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے لئے تشریف لاتے رہے۔ حضور نے مختلف پراجیکٹس کی بنیاد رکھی، متعدد عمارتوں کا افتتاح فرمایا، پریس کانفرنسوں اور پبلک جلسوں میں خطاب فرمایا۔ غرضیکہ یہ ایک نہایت مصروف اور نتیجہ خیز کامیاب تاریخی دورہ ثابت ہوا۔ تاہم ان تمام نظاروں کے علاوہ سب سے زیادہ مؤثر، ناقابل فراموش بلکہ ناقابل بیان وہ نظارے تھے جہاں جماعت کے عام افراد، بچے، بوڑھے، خواتین ہزاروں ہزار کی تعداد میں اپنے پیارے امام کو اپنے درمیان موجود پا کر شدت جذبات سے مغلوب اس طرح والہانہ استقبال کر رہے تھے کہ آج ہمارے زمانہ میں اس کی کوئی مثال ملنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ ﴿ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں...... الحمدللہ۔ امامت و خلافت کی یہ نعمت و برکت ہماری جماعت کو حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکات میں ہمیشہ اضافہ فرماتا چلا جائے۔ آمین

(عبدالباسط شاہد)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ مغربی افریقہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے کامیاب دورہ سے واپس تشریف لا چکے ہیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ اکناف عالم میں موجود احباب اپنے پیارے امام کے دورہ کی تفصیلات سے آگاہی حاصل کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں کہ اس کی ایک غریب جماعت کسی طرح خدائی توفیق کے ساتھ اشاعت اسلام میں عظیم الشان سنگ میل طے کر رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کا یہ دورہ ایک تاریخ ساز اور نہایت بابرکت دورہ ہے۔ اس میں دو نہایت اہم اور دلچسپ مشابہتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ملتی ہیں۔

(۱)...... حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ ماموریت سے قبل سیالکوٹ میں ملازمت اختیار کی تھی اور دعویٰ ماموریت کے بعد ۱۹۰۴ء میں سیالکوٹ کا تاریخی دورہ فرمایا تھا جو ہزاروں سعید روحوں کے لئے جام حیات ثابت ہوا تھا۔ ایسا ہی ہمارے پیارے آقا مسند خلافت پر سرفراز ہونے سے قبل غانا میں نصرت جہاں سکیم کے تحت ملازمت کر چکے ہیں اور اب مسند خلافت پر سرفراز ہونے کے بعد ۲۰۰۴ء میں غانا کا دورہ فرما چکے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دورہ سیالکوٹ سے ٹھیک ایک سو سال بعد ہے۔

(۲)...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیالکوٹ کو اپنے وطن ثانی کے اعزاز سے نوازا تھا جبکہ حضور انور ایدہ اللہ کے دورہ کے دوران غانا کے صدر مملکت جناب جان کفور نے غانا کو حضور انور کا وطن ثانی قرار دیا۔ نیز دیگر اکابرین جماعت نے بھی حضور انور کو "Welcom Back Home - Huzoor" کے الفاظ سے خوش آمدید کہا۔

خاکسار کی رائے میں یہ دو مشابہتیں معمولی بات نہیں بلکہ کسی عظیم الشان ترقی کی طرف اشارہ کر رہی ہیں جو انشاء اللہ خلافت خامسہ میں ہی ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ اللہ کرے کہ پیارے آقا کی عمر دراز ہو اور اکناف عالم میں حضور انور کے غلام شمع خلافت کے پروانے مثالی احمدی ہوں جیسا کہ حضور کی خواہش ہے۔

(سید حنیف احمد۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون)

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ از صفحہ اول

حضور انور نے عاملہ کے ممبران کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ کوئی احمدی بھی بیکار، بیروزگار فارغ نہیں رہنا چاہئے۔ ہر احمدی کو کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہئے۔ اس بارہ میں شعبہ امور عامہ اپنا فعال کردار ادا کرے۔ ریجنل صدران اور مبلغین کی مدد سے جائزے تیار کئے جائیں۔ اگر اس بارہ میں پہلے کام شروع نہیں ہو سکا تو اب شروع کر دیں۔

بچوں اور نوجوان نسل کی تعلیم کے تعلق میں حضور انور نے تفصیل کے ساتھ مجلس عاملہ کو توجہ دلائی کہ کوئی احمدی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے۔ تمام ریجنز اور پھر آگے جماعتوں میں باقاعدہ جائزے اور فہرستیں تیار ہوں اور والدین کو ترغیب دلائی جائے اور تاکید کی جائے کہ اپنے بچوں کو سکولوں میں بھجوائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ان بچوں کی فہرستیں بنوائیں جو کسی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہے۔ حضور نے فرمایا کہ ٹارگٹ بنا لیں کہ امسال ہم نے اتنا حاصل کرنا ہے، اتنے بچوں کو تعلیم دلوانی ہے۔

حضور انور نے تمام مبلغین سے ان کے ریجنز میں کام کا تفصیلی جائزہ لیا اور نومبائعین سے رابطوں کے بارہ میں ہر ایک مبلغ کو فرداً فرداً ہدایات دیں اور تاکید کی کہ ہر ایک جماعت تک پہنچیں اور رابطے بحال کریں اور ساتھ ساتھ چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ حضور نے فرمایا کہ تربیت کا کام بے حد ضروری ہے اور یہ سارا سال جاری رہنا چاہئے اور تبلیغ کا کام اپنی جگہ پر جاری رہنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ جب تبلیغ کریں تو پہلی بار ہی شروع میں کھل کر بتائیں کہ یہ اسلامی تعلیم ہے۔ یہ پیشگوئیاں ہیں جن کے مطابق امام مہدی آ گئے ہیں اور یہ ہمارے عقائد ہیں اور یہ سارا نظام ہے۔ چندہ کے نظام کے بارہ میں شروع ہی میں بتائیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ نماز کے قیام کے ساتھ مالی قربانی کا حکم ہے اس لئے شروع میں جو حسب استطاعت دے سکتے ہیں دیں۔ فرمایا اس طرح بعد میں جب نومبائعین کو چندہ کے نظام میں شامل کر لیا جائے تو انہیں پہلے سے یہ علم ہوگا کہ یہ چندہ نظام کا حصہ ہے۔

اس میٹنگ کے بعد نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی جس میں حضور انور نے شعبہ وائز خدام کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ان کی رہنمائی کی اور ہدایات دیں۔ حضور نے خدام کو اس بات کی طرف خصوصی توجہ دلائی کہ ریجنل سطح پر تو آپ کی مجالس قائم ہیں لیکن ریجن میں جو جماعتیں ہیں وہاں بھی اپنی مجالس قائم کریں اس طرح ہر جماعت میں مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہونی چاہئے۔ اور قائدین ہر ماہ اپنی رپورٹس صدر کو بھیجیں پھر صدر اپنی ماہانہ رپورٹ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھجوائے۔

بارہ بج کر ۴۵ منٹ پر مجلس عاملہ انصاراللہ کے ساتھ میٹنگ کا آغاز ہوا۔ حضور نے شعبہ وائز عاملہ کے ممبران کے کام کا جائزہ لیا اور تفصیل سے ہدایات دیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ انصاراللہ کے نمونہ سے ہی دوسروں نے سبق لینا ہے۔ اس لئے آپ کو اعلیٰ نمونہ قائم کرنا چاہئے۔ فرمایا کہ شروع سے ہی اپنے نظام کو مضبوط کریں۔ اگر آپ نے شروع میں توجہ نہ دی تو پھر بہت پیچھے رہ جائیں گے۔

بارہ بج کر ۵۵ منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے لجنہ کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات دیں۔ حضور نے فرمایا کہ مختلف دیہات اور جماعتوں میں جا کر لجنہ کی تنظیم قائم کریں اور اس طرح چھوٹے لیول پر تمام جماعتوں میں لجنہ کی تنظیم قائم ہو۔ اگر ہر جماعت میں لجنہ کی تنظیم قائم نہ ہوئی تو پھر عورتوں کی تربیت کرنا مشکل ہو جائے گا۔

فرمایا لجنہ یہ کوشش بھی کرے کہ ہر جگہ عورتوں کو نماز پڑھنی آنی چاہئے۔ نماز کے الفاظ اور پھر اس کا ترجمہ بھی آنا چاہئے۔ فرمایا کہ ناصرات میں تعلیم کا رجحان بڑھائیں۔ ناصرات کی تربیت اس لئے ضروری ہے کہ

باقی صفحہ نمبر ۵ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض یہ بتائی ہے کہ وہ اس کی عبادت کرنے والا ہو

انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

احمدیوں کا فرض ہے کہ مساجد آباد کریں اور بچوں کو بھی نماز کا عادی بنائیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۲/اپریل ۲۰۰۴ء بمطابق ۲/شہادت ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام بوبوجلاسو، بورکینافاسو(مغربی افریقہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يَآيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾

(البقرہ:۲۲)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض یہ بتائی ہے کہ وہ اس کی عبادت کرنے والا ہو۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد باراس بارے میں حکم فرمایا ہے۔ یہ آیت جومَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! اپنے پیدا کرنے والے رب کی عبادت کرو۔یہی خدا ہے جس نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے اور جو تم سے پہلے تھے ان کو بھی پیدا کیا اور تمہیں بھی یہی حکم ہے اور تمہارے سے پہلے لوگوں کو بھی یہی حکم تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔اور ایک خدا کی عبادت کر کے ہی تقویٰ پر قائم رہا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے دلوں میں قائم رہ سکتی ہے۔

لیکن پہلوں نے اس حکم کو بھلا دیا وہ ایک خدا کی بجائے کئی خداؤں کی عبادت کرنے لگ گئے۔کسی نے تین خداؤں کی عبادت کرنی شروع کر دی، کسی نے بتوں کی پوجا کرنی شروع کر دی، کسی نے دنیاوی جاہ وحشمت کو اپنا خدا بنالیا۔اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا خوف، اس کی خشیت ان کے دلوں میں قائم نہ رہی۔لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! سن لو کہ اگر تقویٰ اختیار کرنا ہے تو تقویٰ اس کا نام ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو۔اور عبادت کے صحیح طریقے تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی خوبصورت شریعت کی پیروی سے ہی حاصل ہوں گے۔لیکن یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ ایک زمانے کے بعد مسلمان بھی اس کو سمجھنے میں غلطی کریں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکیں گے۔بعض ایسی حرکتیں کرنی لگ جائیں گے جن سے اظہار ہو کہ وہ عباد الرحمٰن نہیں رہے۔تب مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور ہوگا اور وہ بتائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی صحیح صورت کیا ہے، تشریح کیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے طریق کیا ہیں۔

الحمدللہ کہ آپ وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنہوں نے ہزاروں میل دور بیٹھ کر بھی مسیح موعود اور مہدی موعود کی آواز کو سنا اور اس کو مانا۔اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا۔پس اس فضل کے شکرانے کے طور پر ہم پر مزید فرض عائد ہو جاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف اور توجہ دیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ عبادت کے طریق کیا ہیں۔کیا صرف منہ سے نماز کے الفاظ دہرا لینا اور ظاہری رکوع و سجود کر لینا کافی ہے؟ کیا یہی باتیں یعنی ظاہری حرکات ہمیں اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں میں شمار کرنے کے لئے کافی ہوں گی؟ یاد رکھیں کہ عبادت کے صحیح مفہوم کو سمجھنے کے لئے بہترین طریق یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے عبادت کے طریق سمجھیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ فہم اور علم عطا فرمایا ہے جس کو آپؑ نے ہم تک پہنچایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی عبادت ہے (یعنی بنیادی مقصد یہی عبادت ہے)۔جیسے دوسری جگہ فرمایا ﴿مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ﴾(الذّٰریٰت :۵۷)یعنی عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔(یعنی دل کی سختی اور کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے)۔عرب کہتے ہیں کہ مَوْرٌ مُعَبَّدٌ جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھ میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر پتھر ناہمواری نہ رہے اور ایسا صاف ہو گویا روح ہی روح ہو، اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آ جاتی ہے۔اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع واقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری کے کنکر پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا۔(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۴۳۔جدید ایڈیشن)

تو یہ معیار ہیں ہماری عبادت کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے توقع رکھتے ہیں۔کہ ہمارے دل صاف ہو کر اس طرح خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں، اس طرح اس کی عبادت بجا لائیں کہ ان میں خدا نظر آنے لگے۔یعنی ہماری کوئی حرکت ایسی نہ ہو جو خدا کے حکم کے خلاف ہو بلکہ ہماری سوچیں بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنے والی ہوں۔جب ہماری یہ کیفیت ہو جائے گی تو تب ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے کہلا سکتے ہیں۔ورنہ تو دنیا کی ملونیاں اور اس کے گند ہمارے دلوں میں ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

پس کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو، میں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے۔اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے''۔فرماتے ہیں کہ: ''میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو یا بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشاء نہیں۔اسلام تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے۔اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو، حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردّد نہ کرے تو اس کا مواخذہ ہوگا۔پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے تو وہ غلطی کرتا ہے۔نہیں اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔اور اس کے ارادے سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو''۔(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۱۸۔ جدید ایڈیشن)

تو یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ عبادت کرنے سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ دنیا کو چھوڑ دے اور اپنے معاشرے اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لے۔فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ محنت سے اپنے دنیاوی کام بھی کرنا تم پہ فرض ہے۔لیکن یہ کام تمہیں عبادت سے روکنے والے نہ ہوں۔اگر تم کاروباری آدمی ہو تو محنت سے کاروبار کرو۔اگر تم زمیندار ہو تو اپنی زمین پر دوسروں سے زیادہ محنت کرو۔اگر تم کہیں ملازم ہو تو محنت سے کام کرو اور دنیا کو یہ پتہ چلے کہ احمدی کی شان ہے کہ وہ اپنے دنیاوی کام بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرتا ہے۔اور وہ اپنی عبادات بھی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بجا لاتا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعو علیہ السلام نے ہمیں عبادت کے طریق کس طرح سکھائے ہیں۔ایک حدیث کی وضاحت میں آپ فرماتے ہیں کہ صلوۃ ہی دعا ہے اور نماز ہی عبادت کا مغز ہے۔

اور نماز کے بارے میں جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ اللہ کا حکم ہے کہ باجماعت ادا کرنی ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ﴿وَاَنْ اَقِیْمُوْا الصَّلٰوۃَ وَاتَّقُوْہُ۔وَھُوَالَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ﴾ (انعام ۷۳) اور یہ کہ دے کہ نماز قائم کرو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو وہی ہے جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔تو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نماز قائم کرو۔اور نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ باجماعت نماز کی ادائیگی کرو۔پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنی مساجد کو آباد کریں اور پانچ وقت نماز کے لئے مسجدوں میں آئیں۔اور نہ صرف خود آئیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی مساجد میں نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں۔اور ہماری مساجد اتنی زیادہ نمازیوں سے بھرنی شروع ہو جائیں کہ چھوٹی پڑ جائیں۔خدا کرے کہ ہم اس کے عابد بندے بن سکیں۔اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے۔جو اس کی طرف آتا ہے ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے، جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود فرماتا ہے۔﴿وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبْ﴾ (الطلاق:۳۔۴)اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ﴾(الزلزال:۸) ہمارے ملک ہندوستان میں جو اولیاء گزرے ہیں جن کی عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ سے ان کا سچا تعلق تھا۔اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے، معمولی کام کرتے، مگر خدا تعالیٰ سے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں۔(البدر جلد ۲ نمبر ۱۴۔۲۴/اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۷)

پھر جیسا کہ میں نے کہا صرف خود ہی نیک اور عبادت گزار نہیں بننا بلکہ اپنی اولادوں میں بھی یہ نیکی پیدا کرنی ہے۔صحیح عبادت کرنے والا وہی ہے جو اپنی اولاد میں بھی یہی نیکی قائم رکھتا ہے۔

ایک روایت ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ایک یہ کہ وہ صدقہ جاریہ کر جائے، یا ایسا علم چھوڑ جائے جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔تیسرے نیک لڑکا جو اس کے لئے دعا کرتا رہے۔(صحیح مسلم عن ابی ہریرہ)

پس نیک لڑکا جو دعائیں کرنے والا ہوگا، وہ بھی اس کے لئے ایک طرح کا صدقہ جاریہ ہی ہے۔ ہر احمدی کو اپنی اولاد کی تربیت کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

KENWRIGHT & LYNCH SOLICITORS
& COMMISSIONERS FOR OATHS

Our legal advice includes:

Immigration, Asylum , Nationality ,Work Permits, Business Visas, ECO matters & Appeals, Conveyancing, Landlord & Tenants, Family & Ancillary matters, Employment .

Contact:

Muzaffar Mansoor, Solicitor & Expert Witness Asylum Cases

Robyn Lynch, Martin Chambers Solicitors.

2 Mitcham Road Tooting Broadway London SW17 0TF

Tel: 020 8767 1211 Fax: 020 8672 0486.

Freephone: 0800 716929

Email: Kenwrightlynch@legaleys.fsnet.co.uk

LEGAL AID FRANCHISE

پھر ایک روایت ہے حضرت ایوبؓ اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔(ترمذی ابواب البر والصلة باب فی ادب الولد)

پھر ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کا اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنا اس کے لئے صدقہ دینے سے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاکیزہ خوراک وہ ہے جو تم خود کما کر کھاؤ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری عمدہ کمائی میں شامل ہے۔

(ترمذی ابواب الاحکام باب ان الولدیاخذ ما مال ولدہ)

اولاد کی عمدہ کمائی سے مراد یہ ہے کہ ایسے رنگ میں تربیت کرو کہ وہ نیک ہوں عبادت گزار ہوں۔ جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں آیا کہ وہ تمہارے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔تربیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ان کی تعلیم کا خیال رکھا جائے۔بچوں کی تعلیم کا خیال رکھنا بھی تمہارے فرائض میں داخل ہے۔اگر کوئی بچہ مالی حالت کی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں۔مجھے بتائیں انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

پھر ایک اور بات ہے جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں اس علاقے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ ریڈیو قائم ہے جو تقریباً 13-14 گھنٹے روزانہ چلتا ہے۔اور اب انشاء اللہ اجازت ملنے پر 17 گھنٹے تک بھی اس کی نشریات ہو جائیں گی۔تو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم تو اس ذریعہ سے بہت بڑی تعداد میں لوگوں تک پہنچ رہی ہے لیکن اگر اس کے ساتھ ہی ہر احمدی کا عمل بھی ایسا ہو جائے کہ ہر ایک کو نظر آنے لگے کہ یہ صرف خوبصورت تعلیم ہی ہمیں نہیں دیتے بلکہ ان کے عمل بھی ایسے ہیں۔ان کے مردوں میں بھی اور ان کی عورتوں میں بھی اور ان کے بچوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے لوگ موجود ہیں۔اگر آپ کے عمل اس طرح ہوئے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی دعوت الی اللہ کئی گنا بڑھ جائے گی۔لوگ آپ کا نمونہ دیکھ کر آپ کی طرف آئیں گے۔کیونکہ حقیقی اسلام ان کو آپ میں ہی نظر آئے گا۔اپنے عملی نمونے کے ساتھ ان لوگوں کے لئے دعائیں بھی بہت کریں۔آپ نے ایک چیز کو بہترین سمجھ کر اپنے لئے قبول کیا ہے۔تو آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق جو چیز تم اپنے لئے بہترین سمجھتے ہو اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرو۔تو جب احمدیت کو آپ نے بہترین سمجھتے ہوئے قبول کیا ہے تو لوگوں تک اس پیغام کو پہنچانا بھی آپ کا فرض بنتا ہے۔اس لئے دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ اپنے ہم قوموں کے لئے اور ساری دنیا کے بھٹکے ہوؤں کے لئے دعائیں بھی بہت کریں۔مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں اس علاقے میں یا اس شہر میں کافی بڑی تعداد اور اکثریت مسلمانوں کی ہے ۔جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں اور یہاں کے لوگوں میں شرافت بھی ہے اور اس کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ بہت بڑی اکثریت ہمارا ریڈیو سنتی ہے اور پسند کرتی ہے۔اس لئے ان کے لئے بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سیدھا راستہ دکھائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بہت سے لوگ دوسری جگہوں سے بھی یہاں آئے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ خیریت سے انہیں اپنی حفاظت میں لے کے جائے۔اور اپنے گھروں میں جا کر وہ دعوت الی اللہ کرنے والے بھی بنیں اور اپنا نیک نمونہ دکھانے والے بھی بنیں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔آمین

BELA BOUTIQUE

ہر موسم اور موقع کے لئے زنانہ ملبوسات، فینسی سینڈلز،
مردانہ سوٹ، اچکن، پرنس سوٹ اور کھلا کپڑا
اس کے علاوہ کپڑوں کی سلائی اور مرمت Anderung کا مکمل انتظام ہے

Kaiser Str. 64 (Kaiserpassage-Laden 31-33) 60329 Frankfurt (Germany)

Tel: 069-24279400 - e:mail- BELAboutique@aol.com

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ از صفحہ نمبر ۲

آئندہ نسل میں انہوں نے مائیں بننا ہے اور آگے نسل چلنی ہے اس لئے ان کا تعلیمی معیار بلند ہونا چاہئے۔

اس کے بعد تمام تنظیموں نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ آئیوری کوسٹ سے آنے والے مبلغین کے وفد نے بھی حضور انور سے الوداعی ملاقات کی اور تصاویر بنوائیں۔

ایک بج کر تیس منٹ پر مسجد المہدی (واگا ڈوگو) میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد مسجد میں موجود تمام احباب جماعت نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور اپنی قیام گاہ واپس تشریف لے گئے۔

اب بورکینا فاسو سے روانگی کا وقت تھا۔ چار بجے حضور انور ہوٹل سے ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ ائرپورٹ پر احباب جماعت حضور انور کو الوداع کہنے کی غرض سے اکٹھے تھے۔ حضور جونہی گاڑی سے اترے تمام احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور ''اِنِّیْ مَعَکَ یَامَسْرُوْرُ'' کے الفاظ کہتے ہوئے حضور انور کو الوداع کہا۔ اس کے بعد حضور انور VIP لاؤنج میں قریباً ایک گھنٹہ قیام کیا جہاں نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران اور مبلغین باری باری حضور انور سے ملتے رہے اور مصافحہ کا شرف حاصل کرتے رہے۔

مبلغین کی فیملیاں اور مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات باری باری حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے پاس آتی رہیں اور الوداعی ملاقات کرتی رہیں۔ امیگریشن عملہ کے سٹاف اور پولیس آفیسر نے بھی حضور سے ملاقات کی اور دعا کی درخواست کی ۱۵۔۵ بجے حضور انور جہاز پر سوار ہونے کے لئے روانہ ہوئے اور ساڑھے پانچ بجے طیارہ فضا میں بلند ہوا اور بینن کی طرف روانگی ہوئی۔ مکرم امیر صاحب بورکینا فاسو، مکرم ڈاکٹر محمود بھنوں صاحب اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو نے جہاز کی سیڑھیوں پر حضور انور کو الوداع کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بینن (Benin) میں ورود مسعود

بینن کے مقامی وقت کے مطابق رات سات بج کر بیس منٹ پر حضور انور کا طیارہ بینن کے انٹرنیشنل ائرپورٹ 'کوٹونو' (Kotono) پر اترا اور وہ تاریخ ساز لمحہ آ پہنچا جب خلیفۃ المسیح کے قدم پہلی بار بینن (بادشاہوں کی سرزمین) پر پڑے۔ جہاز کی سیڑھیوں پر مکرم امیر صاحب بینن مجلس عاملہ کے ممبران اور مبلغین اور ڈاکٹر صاحبان نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ صدر مملکت بینن کی نمائندگی میں Acting وزیر خارجہ نے ائرپورٹ پر حضور انور کا استقبال کیا۔

جب حضور وی آئی پی لاؤنج کے قریب پہنچے تو 'پورٹو نوو' (Porto Novo) کے بادشاہ Onikoyi نے حضور کا استقبال کیا اور حضور انور کے گلے میں ایک سکارف پہنایا جس کے اوپر دائیں طرف 'حضرت مرزا مسرور احمد' اور بائیں طرف 'خلیفۃ المسیح الخامس' اور گردن والے حصہ پر "Welcome to Benin" کے الفاظ درج تھے۔

حضور ذرا آگے بڑھے تو ہمسایہ ملک ''نائیجر'' (Niger) کے سلطان آف آگادیس نے اپنے گیارہ رکنی وفد کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ سلطان آف آگادیس اڑھائی ہزار کلومیٹر کا لمبا اور مشکل سفر طے کر کے حضور انور کے استقبال کے لئے ائرپورٹ پر آئے تھے۔

اس کے بعد حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں مذکورہ سلطان جو اپنے ملک نائیجر کے سب سے بڑے بادشاہ ہیں نے گفتگو کے دوران حضور انور کی آمد پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ حضور نے ان کا شکریہ ادا کیا کہ وہ بہت محبت اور خلوص کے ساتھ اتنا لمبا سفر طے کر کے خوش آمدید کہنے کے لئے یہاں پہنچے۔

صدر مملکت کے نمائندے نے جو خود بھی منسٹر ہیں اور اس وقت قائم مقام وزیر خارجہ ہیں حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ بینن کے تمام مسلمان اور عیسائی آپ کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا یہی اصل انسانیت ہے۔ یہی ہونا چاہئے اور یہی مذہب کی تعلیم ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ بینن میں اسلام کی ترقی پر ہم بے حد خوش ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا اسی لئے مَیں افریقہ کو پسند بھی کرتا ہوں اور اس لئے بھی کہ مَیں افریقہ میں آٹھ سال رہا ہوں اور میرا تجربہ بھی ہے ان کو دیکھ کر بھی پتہ لگ رہا ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ مَیں آپ کی دعاؤں کا منتظر ہوں اللہ کرے کہ آپ کی برکتیں یہاں پر بہت ہوں۔ حضور نے وزیر موصوف اور اس موقع پر آنے والے بادشاہوں اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

VIP لاؤنج میں ملک کے نیشنل ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے ۲۲ نمائندے موجود تھے۔ پریس کے نمائندوں نے حضور انور سے سوال کیا کہ آپ کے بینن کے دورہ کا مقصد کیا ہے۔ جس کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ مَیں جماعت کے ممبران کو وزٹ کرنے آیا ہوں اور یہ دیکھنے آیا ہوں کہ ہم اس ملک میں انسانیت کی خدمت کیسے کر رہے ہیں۔

ایک صحافی نے وزیر موصوف سے سوال کیا کہ آپ امام جماعت کے اس دورہ کو کیسے لیتے ہیں۔ جس پر وزیر موصوف نے کہا کہ مَیں بینن میں سب مذاہب کے ساتھ مل کر امن اور بھائی چارے کا پیغام دیتا ہوں اور اس وقت تک ترقی نہیں ہوسکتی جب تک کہ سب مل کر کام نہ کریں۔ ہم گورنمنٹ کی طرف سے جماعت احمدیہ کے امام کو خوش آمدید کہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کا یہ دورہ بابرکت ہو۔

اس انٹرویو کے بعد حضور انور ائرپورٹ سے 'پورٹو نوو' روانہ ہونے کے لئے لاؤنج سے باہر تشریف لائے تو بینن کی مختلف جماعتوں سے حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے دو ہزار سے زائد افراد نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور اہلاً وسہلاً ومرحبا بکم کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔ خواتین اور بچیاں استقبالیہ گیت گا رہی تھیں اور مرد و زن چھوٹے بڑے سبھی حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر سب کو سلام کیا۔ خدام الاحمدیہ کے گروپس اپنے مخصوص لباس میں چاک و چوبند ڈیوٹی پر موجود تھے۔ بچیاں سفید لباس میں ملبوس والہانہ انداز میں نغمے گا رہی تھیں۔ بڑا ہی ایمان افروز اور روح پرور منظر تھا۔ سبھی کی نظریں اپنے پیارے امام کے چہرہ پر مرکوز تھیں۔ سبھی نے پہلی بار حضور انور کو اپنے درمیان دیکھا تھا۔ ہر کوئی خوشی سے پھولا نہیں سما تا تھا۔

صدر مملکت کی طرف سے حضور انور کے اس سفر کے لئے ایک گاڑی مہیا کی گئی۔ اس کے علاوہ پولیس کا ایک مسلح دستہ تھا۔ پھر ملٹری کا ایک خاص دستہ حضور انور کو مہیا کیا گیا جو بینن کے سارے سفر میں حضور انور کے ساتھ رہے گا۔

ائرپورٹ سے ساڑھے آٹھ بجے پولیس اور ملٹری کے اسکورٹ میں قافلہ پورٹو نوو کے لئے روانہ ہوا۔ نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد رات ۹ بجے حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس پورٹو نوو پہنچے۔ یہاں بھی احباب جماعت نے حضور انور کا نہایت محبت بھرے انداز میں استقبال کیا۔

پورٹو نوو شہر میں جماعت کا مرکزی ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس شہر کے چوراہوں پر حکومت نے اپنے قومی جھنڈوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کے جھنڈے بھی لگائے ہوئے تھے۔ اس طرح شہر میں سڑکوں پر جگہ جگہ جماعت احمدیہ کے جھنڈے لگے ہوئے تھے۔ حکومت بینن نے بڑے کھلے دل کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کیا۔

۹ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور پھر حضور اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے۔

دوسرا دن ۵/اپریل ۲۰۰۴ء بروز سوموار:

صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز فجر پڑھائی۔ صبح ۹ بجے حضور نے دفتر میں تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ۹ بج کر ۴۰ منٹ پر پورٹو نوو سے 'کلاوی' (Calavi) جماعت کے لئے روانگی ہوئی۔ پورٹو نوو سے کلاوی کا فاصلہ ۵۵ کلومیٹر ہے۔ ۱۱ بج کر دس منٹ پر حضور انور کلاوی پہنچے۔ پولیس اور ملٹری کے دستوں نے قافلہ کو اسکورٹ کیا۔ مین روڈ سے اتر کر مشن ہاؤس جانے والی سڑک پر جونہی حضور انور کی گاڑی داخل ہوئی سڑک کے دونوں طرف کھڑے احباب جماعت نے والہانہ انداز میں حضور انور کا استقبال کیا۔ بچے استقبالیہ نغمے پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہاتھ اٹھا کر حضور انور کو سلامی دے رہے تھے۔ جب حضور انور گاڑی سے اترے تو ایک طفل نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور ساتھ ہی ساتھ تمام بچوں نے یک زبان ہو کر اردو میں کہا:

''ہم پیارے حضور کو بینن کی سرزمین پر خوش آمدید کہتے ہیں''۔

یہ فقرہ بچوں نے بار بار دہرایا اور پھر فرنچ زبان میں بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس ریجن کے مبلغ مکرم مجیب احمد صاحب نے صدر جماعت اور دیگر نمائندگان کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور جب سٹیج پر پہنچے تو اس ریجن کی ۱۷ جماعتوں کے سترہ صد سے زائد احباب نے والہانہ انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ ہر طرف سے اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا بِکُمْ کی آوازیں آرہی تھیں۔ یہ سب احباب دور دور کی جماعتوں سے سفر کی تکالیف اٹھا کر یہاں پہنچے تھے۔ اکثر جگہوں پر کچے راستے ہیں اور ٹرانسپورٹ بھی نہیں ہے۔ بعض جماعتیں ۱۸ کلومیٹر تک پیدل سفر کر کے اور بعض لوگ ۱۳۵ کلومیٹر کے کچے راستوں کے سفر کر کے پہنچے لیکن کسی کے چہرے پر تکان کے کوئی آثار نہیں تھے۔ ہر ایک چہرہ پر خوشی و مسرت تھی۔ ہر کوئی خواہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے بیتاب تھا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا۔ آج ان کی زندگی میں ایسا دن آیا تھا جب ان کا محبوب امام ان میں موجود تھا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعد میں تین مقامی بچوں نے کورس کی شکل میں خوش الحانی سے ''ہے دست قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' پڑھی۔ یہ سب بچے عیسائیت سے احمدی ہوئے تھے۔ جب یہ نظم پڑھ رہے تھے تو بڑا روح پرور منظر تھا۔ اس کے بعد ایک طفل نے جس کی عمر چھ سال ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ ''یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ'' کے چند اشعار پڑھے اور بعد میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کیا۔ حضور نے اس بچے کو اپنے پاس بلایا، پیار کیا اور انعام سے نوازا۔

اس کے بعد باری باری تمام جماعتوں کا تعارف کروایا گیا۔ تعارف میں ہر جماعت کا نام لیا جاتا، اس جماعت کے احباب کھڑے ہو جاتے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے اور بیٹھ جاتے۔ جماعتوں کے اس تعارف کے بعد صدر جماعت نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ آج کے پروگرام میں صرف آپ لوگوں سے ملنا ہی تھا۔ سٹیج پر آ کر کچھ کہنا نہیں تھا لیکن آپ لوگوں کے جذبہ اور خلوص کو دیکھ کر مَیں نے سوچا کہ چند الفاظ آپ سے کہہ دوں۔

آپ لوگ مختلف قبیلوں اور مختلف نظریات رکھنے والے لوگوں میں سے شامل ہوئے ہیں۔ یقیناً آپ کے دلوں کی نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ پر فضل فرمایا۔ بعض ایسے بھی ہیں جو بالکل لا مذہب تھے، اللہ کے فضل سے احمدیت کو قبول کیا۔ بعض عیسائیت میں سے آئے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کیا۔ اور بعض مسلمانوں میں سے آئے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے امام مہدی کو قبول کیا۔ اب آپ کا فخر نہ کسی قبیلہ کی حیثیت میں ہے اور نہ کسی امارت یا غربت میں ہے۔ اب آپ کا فخر صرف احمدی ہونے میں ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی میں ہے۔ ہم سب احمدی ہیں اور احمدی ہونے کی حیثیت سے بھائی بھائی ہیں۔ اور اسی جذبہ کے تحت ہم نے معاشرہ میں اپنی زندگیاں بسر کرنی ہیں اور اسی جذبہ کے تحت جماعت احمدیہ نے جو علم اٹھایا ہوا ہے اس کو بلند کرنا ہے۔ پس اب آپ نے احمدیت قبول کرنے کے بعد اور حقیقی اسلام کو پہچاننے کے بعد اللہ

کی عبادت کرنی ہے اور اُسی کے حضور جھکنا ہے اور ہمیشہ اسی کی عبادت کرنی ہے اور بھائی چارے کی فضا قائم رکھنی ہے۔حضور نے فرمایا: یقیناً آپ کے دلوں میں شرافت تھی، ایک نور تھا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو موقع دیا کہ آپ نے احمدیت کو قبول کیا۔اب اس کو نکھارنا، آگے بڑھانا آپ کا کام ہے۔اللہ آپ کو اس کی توفیق دے۔

حضور نے آخر پر سب کا شکریہ ادا کیا جو سفر کی صعوبتوں اور تکالیف برداشت کر کے بڑی دور دور سے یہاں آئے۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ آپ کو جماعت سے اور خلافت سے محبت ہے جس کی وجہ سے آپ لوگ یہ صعوبتیں برداشت کر کے یہاں پہنچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزا دے۔اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔دعا کے بعد ایک بار پھر احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور خواتین اور بچوں نے نغمات پڑھے۔اس روح پرور ماحول میں حضور انور یہاں سے روانہ ہوئے اور کچھ دیر مبلغ سلسلہ مجیب احمد صاحب کے گھر قیام فرمایا اور پھر وہاں سے واپس پورٹونووو کے لئے روانہ ہوئے اور دوپہر ڈیڑھ بجے پورٹونووو کے مشن ہاؤس میں پہنچے۔

نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد پورٹونووو ریجن کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت کا تعارف حضور انور سے کروایا گیا۔اس ریجن کی ۳۲ جماعتوں سے ۱۹۱۷/احباب جماعت مرد و خواتین تشریف لائے تھے۔جس جماعت کا نام لیا جاتا اس کے ممبران کھڑے ہو جاتے اور ہاتھ بلند کر کے اپنے اخلاص اور محبت کا اظہار کرتے۔ یہ احباب بڑے لمبے فاصلے طے کر آئے تھے۔بعض جماعتیں جو جنگلوں میں آباد ہیں ۲۱۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچیں۔کچے راستوں پر یہ سفر بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے۔

تعارف کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ان احباب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

اس وقت مَیں چند الفاظ آپ سے کہوں گا۔آپ لوگوں کو اس وقت یہاں دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے۔بینن میں چند سال قبل کوئی احمدی نہیں تھا اب خدا کے فضل سے یہاں ایک بڑی جماعت قائم ہو چکی ہے۔آپ لوگوں میں یقیناً نیکی اور شرافت ہے جس کی وجہ سے خدا نے آپ کو توفیق دی کہ آپ لوگو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا۔ہزاروں میل سے ایک آواز اٹھی کہ آؤ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ اور ایک خدا کی عبادت کرو۔آپ نے اپنی نیکی اور دلوں کے نور کی وجہ سے اس آواز کو سنا اور قبول کیا۔لیکن یاد رکھیں کہ مومن کا قدم ایک جگہ آ کر ٹھہر نہیں جاتا بلکہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کے حکم کے مطابق آپ کو آگے بڑھنا چاہئے۔ آپ نے اپنی نیکیوں کو مزید نکھارنا ہے، مزید چمکانا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ نیکیوں میں آگے بڑھنا خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتا ہے اور جب کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے اپنی شرافت کی وجہ سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کر لیا ہے۔اب آپ کا فرض ہے کہ اس سے مزید مدد مانگیں تا کہ وہ آپ کو آگے بڑھائے۔اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اور زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے بن جائیں۔ ہر قسم کی برائی کو اپنے اندر سے ختم کر دیں اور اس کے ساتھ ہی محنت کی بہت زیادہ عادت ڈالیں۔آپ کی نیکی کے ساتھ ساتھ جب لوگ آپ کی وطن سے محبت اور نیکی کو دیکھیں گے تو آپ کے لئے دعوت الی اللہ کے اور مواقع پیدا ہوں گے۔

حضور نے فرمایا: پڑھنے والے بچے تعلیم کے میدان میں آگے بڑھیں اور کام کرنے والے لوگ اپنے اپنے فیلڈ میں سب سے آگے ہوں۔تعلیم کے بغیر کوئی ترقی نہیں۔والدین اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دیں۔کوئی بچہ ایسا نہ ہو جو تعلیم سے محروم رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ ہر میدان میں آگے بڑھنے والا ہو۔جس پیار اور خلوص سے آپ لوگ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں مَیں آپ کا بے حد ممنون ہوں۔

گو احمدیت کو اس ملک میں آئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا لیکن آپ کے اخلاص اور محبت نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔آپ کا یہاں اکٹھے ہونا اور خلافت سے محبت محض اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزاء دے۔اور آپ کو ہر پریشانی اور تکلیف سے محفوظ رکھے۔اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں کو بھی اس پیار اور محبت میں بڑھاتا چلا جائے۔اللہ تعالیٰ آپ کو حقیقت میں آنحضرت ﷺ کی امت کہلانے والا بنائے اور آپ کی آئندہ نسلیں بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت گزار بندوں میں شمار ہوں۔آمین

حضور انور نے اپنے خطاب کے بعد دعا کروائی اور پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔

پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور مسجد احمدیہ پورٹونووو کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب میں چار صد کے قریب احباب جماعت اور مہمان موجود تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ ’’یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ‘‘ کے چند اشعار پڑھے گئے اس کے بعد صدر جماعت پورٹونووو نے جماعت کا تعارف کروایا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے سنگ بنیاد رکھنے سے قبل فرمایا:

اس وقت ہم یہاں جماعت احمدیہ کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے والے ہیں۔مساجد کی بنیاد اس لئے رکھی جاتی ہے کہ ایک خدا کو ماننے والے اکٹھے ہو کر اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لائیں اور دنیا میں امن کا پیغام پہنچائیں۔اور بتائیں کہ سب اکٹھے ہو کر رہیں۔ بھائی بھائی بن کر رہیں۔اور انشاء اللہ جماعت احمدیہ کی یہ مسجد امن کا پیغام پہنچانے کے لئے اس علاقہ میں ایک نشان ہوگی۔اور ایک خدا کی عبادت کرنے والوں کو اکٹھا کرنے کے لئے نشان بنے گی، انشاء اللہ۔اللہ ہم سب کو توفیق دے کہ اس کے حکموں پر عمل کرنے والے ہوں اور اس مسجد کا صحیح حق ادا کرنے والے ہوں۔(شکریہ۔جزاکم اللہ تعالیٰ)۔

اس خطاب کے بعد حضور انور سنگ بنیاد کی جگہ پر تشریف لے گئے اور پہلی اینٹ رکھی۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب بینن نے اور پھر حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹیں رکھیں اور بعض دوسرے عہدیداران کو بھی اس موقع پر اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پورٹونووو کے بادشاہ، کنگ آف Onikoyi نے بھی اینٹ رکھی۔اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔مشروبات سے آنے والے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔اس کے بعد حضور واپس مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔اس سنگ بنیاد کی تقریب میں پورٹونووو کے بادشاہ King of Onikoyi اپنے گیارہ رکنی وفد کے ہمراہ شامل ہوئے۔پورٹونووو کے میئر کے علاوہ ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے ۱۸ نمائندے بھی شامل ہوئے جنہوں نے اس پروگرام کی مکمل کوریج کی۔

مشن ہاؤس پہنچنے پر حضور انور نے مجلس نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹروں مکرم عبدالوحید صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب اور جرمنی سے وقف عارضی پر آئے ہوئے ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب سے میٹنگ کی اور ہسپتالوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور مختلف امور سے متعلق ہدایات دیں۔اس کے بعد حضور انور نے نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

تیسرا دن ۶/اپریل ۲۰۰۴ء بروز منگل:

صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور نے نماز فجر پڑھائی۔پروگرام کے مطابق آج Portonovo سے Parakou (نارتھ کی طرف) براستہ Alada روانگی تھی۔صبح سات بجکر پچپن منٹ پر دعا کے بعد حضور انور پورٹونووو سے الاڈا (Alada) کے لئے روانہ ہوئے۔پورٹونووو سے الاڈا کا فاصلہ ۸۰ کلومیٹر ہے۔آرمی کی دو گاڑیاں ساتھ تھیں جو اسکواڈ کر رہی تھیں۔اس کے علاوہ بینن کے ساؤتھ ایریا میں Portonovo، otonou اور Calavi ان شہروں کے اسکاڈز بھی اپنی اپنی حدود میں ساتھ رہے اور بڑی عمدگی سے پروٹوکال کرتے ہوئے ساتھ ساتھ چلتے رہے اور جب ان کی حدود ختم ہونے لگتیں تو الوداعیہ سلام کرتے ہوئے اگلے شہر کی انتظامیہ کے سپرد کر دیتے تھے۔

نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور Allada پہنچے تو کنگ آف الاڈا کے محل تک پہنچنے سے قبل سڑک کے دونوں طرف سکول کے طلباء نے لائنیں بنا کر حضور انور کا استقبال کیا اور اپنی لوکل زبان میں نغمے گاتے ہوئے خوش آمدید کہا۔کنگ آف الاڈا کے پیلس کے سامنے بچوں نے بینن کا قومی ترانہ گا کر حضور انور کا استقبال کیا۔جب کہ بادشاہ نے اپنی ملکہ اور اپنے تمام کارندوں کے ساتھ اپنے پیلس سے باہر حضور انور کا استقبال کیا۔حضور کی آمد پر اس نے انتہائی خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے سلام پیش کیا۔اس دوران عورتیں اور بچے اپنے روایتی نغمے گا کر حضور انور کی آمد پر خوشی کا اظہار کر رہی تھیں۔کنگ آف الاڈا حضور انور کو ساتھ لے کر پیلس میں داخل ہوئے جہاں روایتی انداز میں ڈھول وغیرہ بجا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا گیا۔حضور انور کے تشریف فرما ہونے کے بعد ملکہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا۔’’ آج کا دن ہمارے لئے بڑی عظمت کا دن ہے۔آج اسلام اور احمدیت کے پانچویں خلیفہ ہمارے پاس آئے ہیں۔چوتھے خلیفہ نے بھی اپنی عمر کے آخری سال آنے کی خواہش کی تھی مگر حضور اپنی بیماری کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ہماری یہاں کی آبیاری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے کی ہوئی ہے۔ہم ان کی وفات پر افسوس اور محرومی کے اظہار کے لئے چند منٹ کھڑے ہوں گے۔اس پر اس موقعہ پر موجود تمام احباب نے کھڑے ہو کر اور خاموش رہ کر حضورؒ کی وفات پر اظہار افسوس کیا۔پھر ملکہ نے حضور انور سے کنگ کے گزشتہ سال جلسہ سالانہ لندن پر اپنی بیماری کی وجہ سے نہ پہنچ سکنے کی معذرت کی اور حضور انور کی آمد کو اپنے لئے الاڈا کی بادشاہت کے لئے اور عوام کے لئے باعث برکت و سعادت قرار دیا۔

اس کے بعد امیر صاحب بینن نے تعارفی خطاب کیا اور کنگ آف الاڈا اور عوام کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے آج کی اس تقریب کا انتظام کیا۔اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔حضور نے فرمایا’’ میں کنگ آف الاڈا کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے یہاں آنے کا انتظام کیا اور بڑا پُر جوش استقبال کیا۔گو انہوں نے تو شاید مجھے پہلے نہ دیکھا ہو لیکن میں ان کے جلسے پر جانے کی وجہ سے ان کو دیکھتا رہا ہوں۔ان کے چہرہ پر جو خوش اخلاقی تھی اُس نے مجھے ہمیشہ متأثر کیا ہے۔میری دعا ہے کہ اللہ ان کے علاقے میں، ان کی Kingdom میں تمام لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی ہے۔اس کی برکت سے اللہ ان پر بہت فضل فرمائے۔حضور نے فرمایا کہ مجھے امیر صاحب نے بتایا ہے کہ یہاں سکول کے لئے جگہ لے لی گئی ہے۔یہاں انشاء اللہ اس سال سکول شروع کر دیا جائے گا اور ایسے اچھے اور مخلص دوست کے علاقے میں ڈسپنسری کا ہونا بھی ضروری ہے وہ بھی انشاء اللہ جلد شروع کر دی جائے گی۔اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو صحیح معنوں میں انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور نے فرمایا۔گزشتہ سال کنگ آف الاڈا اپنی بیماری کی وجہ سے جلسہ لندن پر نہیں آ سکے۔امسال میں ان کو اور ان کی ملکہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ لندن جلسہ پر ضرور تشریف لائیں۔اب اس کے ساتھ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کنگ آف الاڈا اور ان کی قوم پر اپنا بے حد فضل فرمائے۔آمین

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حضور انور کے خطاب کے بعد کنگ آف الاڈا نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس، امیر بینن اور تمام افراد جماعت کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ حضور کی آمد کی وجہ سے آج تمام برکتیں الاڈا کے پیلس میں نازل ہوگئی ہیں۔ یقیناً ہم بہت خوش ہیں اور بہت خوش قسمت ہیں۔ پھر اس نے اپنی بادشاہت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ الاڈا کی بادشاہت بینن کی پہلی بادشاہت ہے اور الاڈا بینن کا پہلا بادشاہ ہے۔ کنگ نے آخر پر ایک بار پھر حضور انور کی آمد پر شکریہ ادا کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات پر افسوس کا اظہار کیا۔

کنگ کے خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئے۔ اس کے بعد حضور انور کنگ کے پیلس کے اندر تشریف لے گئے۔ جہاں کنگ کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ تصویر لگی ہوئی تھی۔ حضور انور کی تصویر بھی آویزاں تھی۔ کنگ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ اپنی ملاقاتوں کا ذکر کیا۔ محل کی دیواروں پر الاڈا بادشاہت کے مختلف ادوار کے چارٹ بنے ہوئے تھے۔ کنگ نے ان کا تعارف کروایا۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ کرے آپ کی بادشاہت کا دور سب سے لمبا ہوا۔

بعد ازاں حضور انور کی خدمت میں کنگ نے اپنے باغ کے اناس کا جوس پیش کیا جو حضور انور نے پیا۔ بوتل میں باقی بچا ہوا جوس امیر صاحب بینن لینے ہی لگے تھے کہ ملکہ نے جلدی سے آکر بوتل لے لی اور کہا کہ یہ برکتیں تو آج ہم نے لینی ہیں۔ میں اسے پیئوں گی اور میری بیماریاں اس سے ٹھیک ہو جائیں گی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بہت خوش خلق ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ خوش خلق رہیں اور ان کو بیماریوں سے شفاء عطا ہو۔ حضور انور نے کنگ اور کوئین کو تحائف دیئے۔ یہاں سے جب روانہ ہونے لگے تو کنگ اور کوئین اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضور انور کو باہر تک الوداع کہنے آئے۔ اس دوران عورتیں اور بچیاں ڈھول کی تھاپ پر روایتی نغمے پڑھ رہی تھیں۔ کنگ کی اس استقبالیہ تقریب میں ۱۵ گاؤں کے آٹھ صد سے زائد افراد نے شرکت کی تھی۔

الاڈا (Allada) سے گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر روانہ ہوکر ۱۲ بجکر ۴۵ منٹ پر ڈاسا (Dassa) پہنچے جہاں کنگ آف ڈاسا نے اپنے ماتحت ۴۱ گاؤں کے بادشاہوں اور اماموں اور لوگوں کے ساتھ حضور انور کو بڑے والہانہ انداز میں خوش آمدید کہا اور حضور انور کا استقبال کیا۔ یہاں بھی ان گاؤں سے آنے والی خواتین اور بچیاں دف کی آواز پر نغمے گا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھی۔ وہ یہ فقرات بار بار پڑھتیں کہ ''اھلاً وسھلاً ومرحبا بکم'' آج ہم اپنے خلیفہ کو خوش آمدید کہہ رہی ہیں۔ آج ہم بہت خوش ہیں۔''

یہاں Dassa میں کچھ دیر کے لئے حضور انور نے قیام فرمایا۔ اس کے بعد یہاں سے 'پیراکو' (Parakou) کے لئے روانگی تھی۔ یہاں سے 'پیراکو' کا فاصلہ دوسو کلومیٹر ہے۔ ڈیڑھ بجے یہاں سے روانہ ہوکر سہ پہر چار بجے 'پیراکو' پہنچے۔ 'پیراکو' اپنی آبادی کے لحاظ سے بینن کا تیسرا بڑا شہر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ جب 'پیراکو' پہنچے تو صوبہ 'بورگو' (Borgo) اور آلی بوری کے گورنر الحاج تونجو ذوالقرنین صاحب اور 'پیراکو' شہر کے میئر اور بینن کے تمام میئرز کے صدر جناب راشدی باداماسی (rashidi Badamasi) نے شہر سے پانچ کلومیٹر باہر نکل کر حضور کا استقبال کیا۔ اس موقع پر 'پیراکو' شہر اور اس علاقہ کے چاروں سے صوبوں سے آئے ہوئے ہزاروں احمدی افراد نے سڑک کے دونوں طرف کھڑے ہوکر حضور انور کا پرجوش نعروں کے ساتھ والہانہ استقبال کیا۔

لوگوں کے اشتیاق کا یہ عالم تھا کہ قافلہ کے ایک گھنٹہ تاخیر سے آنے کے باوجود تمام لوگ شدید گرمی میں بہت صبر وتحمل سے اپنے امام کے انتظار میں قطاروں میں کھڑے رہے۔ ان لوگوں میں بچے، بوڑھے، مرد وزن سب شامل تھے۔ اور اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے بے چین تھے۔ گورنر اور میئر حضور انور کی آمد سے پون گھنٹہ قبل ہی استقبال کی جگہ پر پہنچ گئے تھے۔ حضور کے استقبال میں جو وقت گزرا اس میں ریڈیو 'پیراکو' اور ایک پرائیویٹ ریڈیو Arzeke FM99 نے دونوں شخصیات کے حضور انور کی آمد کے بارہ میں انٹرویو براہ راست نشر کئے۔

جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو گورنر نے حضور انور کو بینن کا ایک روایتی لباس پہنایا۔ اس موقع پر 'پیراکو' جماعت کے صدر اور مبلغین سلسلہ خالد محمود صاحب، انوار الحق صاحب اور مظفر احمد صاحب نے جماعت کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ۲۰۰ میٹر تک سڑک پر پیدل چلتے رہے اور ہاتھ ہلا ہلا کر سڑک کے دونوں طرف کھڑے احباب کے نعروں کا جواب دیتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور اپنی گاڑی میں تشریف لے گئے اور قافلہ گورنر اور میئر کی معیت میں Hotel Majestic کی طرف روانہ ہوا جہاں حضور انور کا قیام تھا۔ ہوٹل سے تین سو میٹر قبل گھڑسوار اپنے روایتی لباس میں ملبوس حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جونہی حضور انور کی کار ان گھوڑوں کے قریب پہنچی تو ان سواروں نے کار کو اپنے درمیان میں لیتے ہوئے آہستہ آہستہ چلنا شروع کر دیا اور تین سو میٹر کا فاصلہ اس طرح طے ہوا کہ دونوں اطراف گھڑسوار چل رہے تھے اور درمیان میں آہستہ آہستہ حضور کی گاڑی چل رہی تھی۔ یہ استقبال کا ایک مسحور کن اور بہت پیارا، دلفریب منظر تھا۔ ساڑھے چار بجے ہوٹل پہنچے تو ہوٹل کے مالک نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا ایک گلدستہ پیش کیا۔

ساڑھے پانچ بجے نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور میئر سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ چھ بجے حضور انور Merie پہنچے جہاں میئر نے صدر دروازے پر آکر حضور کا استقبال کیا اور حضور انور کو اپنے دفتر لے گئے جہاں پر ریڈیو، ٹیلی ویژن اور سرکاری رپورٹرز بڑی تعداد میں موجود تھے۔ میئر نے حضور انور کی خدمت میں 'پاراکو' شہر اور اس کے لوگوں کی طرف سے اظہار تشکر کا پیغام پڑھ کر سنایا اور حضور انور سے دعا کی درخواست کی۔

یہاں سے فارغ ہوکر حضور انور گورنر سے ملاقات کے لئے گورنر ہاؤس تشریف لے گئے جہاں گورنر نے نیچے آکر حضور انور کا استقبال کیا اور حضور کو اپنے دفتر لے گئے۔ گورنر نے جماعت کی بے لوث خدمات کا ذکر کر کے اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے گورنر سے کہا کہ ہم کوشش کریں گے کہ آپ کے صوبہ کے دیہات میں سکول اور ہسپتال کی سہولیات پہنچائیں کیونکہ شہروں میں یہ سہولیات مل جاتی ہیں مگر گاؤں میں نہیں۔ اسی طرح حضور انور نے گورنر کو بتایا کہ کل ہم آپ کے شہر میں ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ حضور نے گورنر کو بتایا کہ ان کی یہاں آمد کا ایک مقصد ان کا شکریہ ادا کرنا ہے کیونکہ وہ شدید گرمی میں شہر سے باہر حضور کے استقبال کے لئے تشریف لے گئے اور یہ یقیناً ان کے دل کے خلوص پر شہادت ہے۔

اس ملاقات کے بعد حضور ہوٹل واپس تشریف لائے جہاں حضور انور نے ہمسایہ ملک نائیجر (Niger) سے آئے ہوئے وفد سے ملاقات کی۔ نائیجر سے آنے والے ۶۲/افراد اس وفد میں سلطان آف آگادیس اپنے گیارہ رکنی وفد کے ساتھ شامل تھے۔ حضور انور نے سلطان سے ان کا حال دریافت فرمایا اور گفتگو فرمائی۔ حضور نے نومبائعین کی تربیت کے متعلق نصائح فرمائیں۔ اس موقع پر نائیجر سے آنے والے ایک بزرگ نے حضور انور سے معانقہ کا شرف حاصل کیا۔ یہ نائیجر کے پہلے احمدی ہیں۔ حضور انور سے چمٹ کر رونے لگ گئے اور کہتے جاتے تھے کہ مَیں سوچا کرتا تھا کہ اب شاید میری زندگی میں ایسا موقع آئے کہ مَیں کبھی خلیفۃ المسیح کو دیکھ سکوں۔ آج اللہ نے یہ موقع عطا کر دیا ہے کہ اپنی زندگی میں آپ سے مل رہا ہوں۔ انہوں نے حضور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔ اسی طرح نائیجر کے اس وفد کو حضور نے شرف مصافحہ بخشا اور تصاویر بھی کھینچی گئیں۔

نائیجر کا یہ وفد اس سخت گرمی کے موسم میں دو ہزار کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ طے کر کے حضور انور سے ملاقات کے لئے پہنچا تھا۔ اس وفد میں ۱۲ غیر از جماعت لوگ بھی شامل تھے۔

ساڑھے سات بجے حضور انور نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد اس پنڈال میں تشریف لے گئے جہاں صوبہ بورگو، آلی بوری، اتاکورا اور ڈونگا سے آئے ہوئے ۶۷۸۹/افراد (مرد وخواتین) حضور انور سے ملاقات کے منتظر تھے۔ ان لوگوں میں سے ایک بڑی تعداد ۴۳۵ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر یہاں پہنچی تھی۔ یہ لوگ صبح سے ہی حضور انور کے استقبال کے لئے پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ بعض احباب ۱۲ کلومیٹر کا فاصلہ پیدل چل کر اس جگہ پہنچے تھے جہاں ٹرانسپورٹ مہیا نہ تھی۔ جونہی حضور انور پنڈال میں پہنچے فضا نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، مرزا غلام احمد کی جے اور خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد، احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ بجلی کے قمقموں کی روشنی میں ان لوگوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار کسی خلیفۃ المسیح کا چہرہ مبارک دیکھا تھا۔ دور دراز کے علاقوں سے لمبے سفر طے کر کے آنے والے ان لوگوں کے دلوں پر اس وقت کیا بیت رہی تھی، ان کے کیا جذبات تھے یہ صرف وہی بتا سکتے ہیں۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد تلاوت قرآن کریم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور نے ان احباب سے خطاب فرمایا۔

''مَیں آپ سب لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو سفر کی تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے بڑی دور دور سے یہاں تشریف لائے۔ یہ سفر کی تکلیفیں اور پریشانیاں کیوں برداشت کیں۔ صرف اس لئے کہ آپ کو جماعت سے ایک تعلق اور محبت ہے اور خلیفہ وقت سے ایک تعلق اور محبت ہے اور یہ تعلق اور محبت آپ میں اس لئے قائم ہوا کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے امام مہدی کو پہچانا اور قبول کیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کو اس لئے دنیا میں بھیجا کہ دنیا کے تمام مذاہب کے ماننے والوں کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کر دیا جائے۔

حضور نے فرمایا کہ اس لحاظ سے آپ وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنہوں نے اس غرض کو پورا کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مانا۔

اب آپ کا فرض ہے کہ اس تعلیم کو جو بھلا دی گئی تھی اور امام مہدی نے آکر دوبارہ اس تعلیم کو زندہ کیا، اس پر عمل کریں۔ وہ تعلیم یہی ہے کہ ایک خدا کی عبادت کریں۔ اس کے مقابلہ میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، نہ ظاہری شرک ہو نہ چھپا ہوا شرک۔ انسانیت اپنے اندر پیدا کی جائے۔ ایک دوسرے کا لحاظ رکھا جائے، خیال رکھا جائے۔

فرمایا: یاد رکھیں کہ جو ہمارے کام ہیں جو ہماری ضروریات ہیں۔ وہ کسی بندے سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ ہر ضرورت کے لئے خدا کے حضور جھکنا چاہئے۔ اس کی عبادت کرنی چاہئے اور اپنی عبادت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ طریقہ سکھایا ہے کہ اس کے حضور حاضر ہوا جائے، نمازیں ادا کی جائیں، پانچ وقت مساجد میں جا کر نماز ادا کی جائیں۔ مزدور اپنے کام پر نماز ادا کرے۔ اسی طرح جو لوگ مختلف کام کرتے ہیں نماز کا وقت آنے پر اپنے کام پر نماز ادا کریں۔ لیکن یاد رکھیں کہ وقت پر نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ نمازوں کی ادائیگی آپ نے نہ صرف خود کرنی ہے بلکہ اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی عادت ڈالنی ہے۔ گھر کا ہر فرد نماز ادا کرنے والا بن جائے۔ اگر کسی سے نماز چھوٹ جائے تو اس کو بے چینی پیدا ہونی چاہئے کہ مَیں نماز ادا نہیں کر سکا۔

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 8553-3611

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جو مَیں کروں۔فرمایا نماز سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں۔پس نماز میں آپ کو ایسا لطف و سرور آنا چاہئے جو ہر چیز سے بڑھ کر ہو۔نماز ایسے شوق سے ادا کرنی چاہئے۔آپ کے رکوع و سجود ایسے ہونے چاہئیں کہ آپ خدا کے حضور گڑگڑا رہے ہوں۔شوق سے، خشوع وخضوع سے آپ نمازیں پڑھیں گے تو خدا تعالیٰ انہیں قبول بھی فرمائے گا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو نمازوں میں وہ ذوق وشوق عطا کرے جو اس کے حضور مقبول ہو اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔

حضور نے فرمایا کہ بہت بڑی تبدیلی ہے جو ایک احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے کے بعد اپنے اندر پیدا کرنی ضروری ہے۔اگر یہ پیدا نہیں ہوئی تو پھر احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔حضور نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ایسا نیک نمونہ دکھانے کی توفیق دے کہ دوسرے بھی کہیں کہ احمدی ہونے کے بعد نیک تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔اللہ آپ سب کو گھروں میں خیریت سے لے کر جائے۔اور آپ کے اس خلوص، جذبہ اور آپ جو خلیفۃ المسیح سے ملنے کے لئے ایک جماعتی نظام کے تحت اکٹھے ہوئے ہیں اللہ آپ کو اس کی بہترین جزا دے۔آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ کے اس خطاب کے بعد ایک شخص نے گاؤں کے صدر' یاچے مومونی' (Yatche Moumouni) کی طرف سے پیغام سنانے کی اجازت لی۔صدر نے یہ پیغام اپنی تمام مسلم کمیونٹی کی طرف سے دیا۔پیغام فرنچ زبان میں سنایا گیا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

آج بینن کے سارے مسلمانوں کے لئے بہت عزت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا شخص بھیجا ہے جس کا نام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ہے۔جو جماعت احمدیہ عالمگیر کے سپریم ہیڈ ہیں۔

پیارے خلیفۃ المسیح! آپ کی اجازت سے مَیں چند باتیں کہنی چاہتا ہوں۔ہم سب مسلمان بے حد خوشی اور فخر کے ساتھ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے دلوں میں آپ کے لئے اور جماعت کے لئے بے حد محبت و احترام ہے۔آپ حقیقی اسلام کی حفاظت کر رہے ہیں اور آنحضرت ﷺ کا پیغام ساری دنیا میں پیش کر رہے ہیں۔روحانی علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی علاج کے لئے بھی آپ ساری دنیا میں اور پھر ہمارے ملک بینن میں بہت کام کر رہے ہیں۔بینن اس بات کا گواہ ہے کہ احمدیہ میڈیکل سنٹر گاؤں گاؤں جا کر لوگوں کا علاج کر رہے ہیں اور غریبوں کا مفت علاج کر رہے ہیں۔یہ علاج بلا تفریق مذہب و تخصیص ہے۔آپ کی جماعت نے مساجد بھی تعمیر کی ہیں تا کہ ایک خدا کی عبادت کی جا سکے۔

مَیں یہ بات دہرانا چاہتا ہوں کہ آپ کی جماعت کی وجہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہنے کے لئے فخر کرتے ہیں۔آپ کے ٹی وی، ریڈیو پر سب ایسے پروگرام آتے ہیں جو ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ خدا کی عبادت کس طرح کرنی ہے اور رسول کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ہے۔اس وجہ سے ہم سب جو میرے علاقہ کے رہنے والے ہیں ہم بیس ہزار سے زائد مسلمان ہیں آج یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم مکمل طور پر جماعت احمدیہ میں شمولیت کی آپ سے اجازت چاہتے ہیں۔اور انشاء اللہ ہم سب مل کر تمام وہ کام جو جماعت نے شروع کئے ہیں ان میں آپ کے ساتھ ہیں تا کہ ان کو جاری رکھ سکیں۔ہم حضور پرنور کو ایک بار پھر اپنے اس خوبصورت ملک ''بینن'' میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خلیفہ کو اور ترقی دے اور اسلام کو اور مزید ترقی کی راہوں پر گامزن کرنے کے مواقع میسر آتے رہیں۔

اس پیغام کے پڑھے جانے کے بعد احباب جماعت نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔حضور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کو اخلاص اور ایمان میں بڑھائے اور آپ کا شامل ہونا خیر و برکت کا موجب بنائے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔اس تقریب کے اختتام پر حضور انور نے دعا کروائی اور واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔

رات سوا نو بجے حضور انور گورنر ہاؤس تشریف لے گئے جہاں جماعت نے عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔گورنر نے خود اپنا گھر اس پروگرام کے لئے پیش کیا تھا۔اس تقریب میں 'پیراکو' شہر اور تمام صوبوں کے صوبائی افسران، ائمہ اور بادشاہ شامل ہوئے۔سلطان آف اغادیس اپنے وفد کے ساتھ شامل ہوئے۔زندگی کے مختلف طبقوں اور شعبوں سے تعلق رکھنے والے ڈیڑھ صد کے قریب مہمان اس تقریب میں شامل ہوئے۔

حضور انور جب گورنر کی رہائش گاہ تک پہنچے تو گورنر نے اپنے گھر کے دروازے پر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کو اپنے ڈرائنگ روم میں لے گئے جہاں کچھ دیر حضور انور سے بات چیت کرتے رہے۔اس کے بعد تقریب کا آغاز ہوا۔

حضور انور نے مہمانوں سے تعارف حاصل کیا۔اس موقع پر بادشاہوں کے نمائندہ نے کہا کہ آج ہمارے لئے بہت خوشی کا دن ہے۔ہم بینن کے جتنے بادشاہ اس وقت یہاں بیٹھے ہیں آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔آپ کی جماعت بینن اور نائیجر میں انسانیت کی جو خدمت کر رہی ہے اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

تقریب کے آخر پر گورنر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور کے بابرکت قدم اس سرزمین پر پڑے ہیں جو اس سرزمین کی خوش قسمتی ہے۔گورنر نے کہا کہ مَیں حضور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ یہاں پہنچے ہیں۔یہ آپ کا ہم سے پیار اور محبت ہے جو آپ یہاں تک آئے ہیں۔جماعت احمدیہ جو کام کر رہی ہے وہ قابل قدر ہے۔گورنر نے کہا: مَیں آج سب کے سامنے کہتا ہوں کہ ہم گواہ ہیں کہ جماعت احمدیہ انسانیت کی قابل قدر خدمت کر رہی ہے۔

گورنر کے اس شکریہ کے بعد حضور نے فرمایا:

''مَیں بھی گورنر اور تمام کنگز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے وقت دیا اور اس موقع پر تشریف لائے۔یہ ثبوت ہے ان کی محبت کا جو ایک انسان کو دوسرے انسان سے ہونی چاہئے۔حضور انور نے فرمایا کہ یہ پہلا موقع ہے جو مجھے بینن آنے کا ملا ہے۔مَیں نے سب کو انتہائی ملنسار اور مہمان نواز پایا ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو جزاء دے۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور یہ تقریب رات گیارہ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

آج کے دن بینن کے نیشنل ٹی وی اور ریڈیو اور اخبارات نے حضور انور کی ائرپورٹ پر آمد سے لے کر حضور انور کی مصروفیات اور پروگراموں کی مکمل کوریج دی۔اور اپنی خبروں میں ان پروگراموں اور تقریبات کو نشر کیا۔

چوتھا دن ۷/اپریل ۲۰۰۴ء بروز بدھ:

صبح ۶ بجکر ۱۵ منٹ پر حضور انور نے 'Majeste Hotel' میں (جہاں نماز کے لئے جگہ مخصوص کی گئی تھی) نماز فجر پڑھائی۔

صبح ۹ بجے حضور انور ہوٹل سے روانہ ہوئے اور حضور انور نے سلائی سکول کا افتتاح فرمایا۔یہاں مبلغ سلسلہ اصغر علی بھٹی صاحب کی اہلیہ خواتین اور بچیوں کو سلائی اور کڑھائی سکھاتی ہیں اور اس طرح سلائی سیکھنے کے نتیجہ میں غریب عورتوں کی مدد ہو رہی ہے۔اس سکول کا آغاز چار سلائی مشینوں سے کیا گیا تھا۔حضور انور نے یہاں مزید دس مشینیں رکھنے کی ہدایت فرمائی۔نیز ملک کے نارتھ کے علاقوں میں مزید دو سلائی سکول کھولنے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا کہ ان دونوں سکولوں میں بھی دس دس (۱۰) مشینیں رکھی جائیں۔یہاں دعا کروانے کے بعد حضور انور پیراکو (Parakou) شہر میں تعمیر ہونے والی پہلی احمدیہ مسجد ''مسجد العافیہ'' کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے اور تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔حضور انور نے مسجد کے رقبہ کے متعلق پوچھا اور فرمایا۔ماشاء اللہ۔یہاں تین صد آدمی تو نماز پڑھ سکتے ہیں۔یہ مسجد ایک ماہ سے کم عرصہ میں تعمیر ہوئی۔حضور انور نے یہ بھی دریافت فرمایا کہ اس مسجد کو کون سنبھالے گا۔اس پر بتایا گیا کہ اس علاقہ کے لوکل مبلغ یہاں ہوں گے۔اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان کا گھر مسجد سے کتنے فاصلے پر ہے۔اس پر منتظمین نے بتایا کہ مسجد کے قریب ہی ہے۔

مسجد کے افتتاح کے بعد حضور انور پاراکو (Parakou) میں تعمیر ہونے والے پہلے احمدیہ ہسپتال کے سنگ بنیاد کے لئے تشریف لے گئے۔یہ جگہ گورنمنٹ کے سرکاری پلان میں ہسپتال کے لئے مقرر ہے اور تین سال قبل یہ جگہ گورنمنٹ نے جماعت احمدیہ کو دے دی تھی۔

۹ بجکر ۳۵ منٹ پر حضور انور نے اس ہسپتال کی بنیاد میں پہلی اینٹ رکھی اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا نے اینٹ رکھی پھر امیر صاحب بینن، ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب اور دوسرے عہدیداران نے باری باری اینٹ رکھنے کا شرف حاصل کیا۔آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

احمدیہ ہسپتال Parakou کی سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد دستی بیعت ہوئی۔ڈیپارٹمنٹ ڈونگا کے ایک گاؤں ''سے میرے'' (SEMERE) سے ۳۹۳ افراد اپنے امام، بادشاہ اور یونین کونسل کے دو افسران کی معیّت میں ۳۷۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔ان لوگوں نے پیراکو آنے اور قبل ازیں رات کے پروگرام میں شمولیت کے بعد اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔حضور انور نے ازراہ شفقت ان لوگوں کی دستی بیعت لی۔دستی بیعت میں ان ۳۹۳ احباب کے علاوہ اس موقع پر موجود ہزارہا احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔بیعت لینے سے قبل حضور انور نے اس صوبہ کے مبلغ سلسلہ سے ان لوگوں کے متعلق رابطہ وغیرہ کی تفصیلات دریافت فرمائیں اور بعد میں بھی مستقل رابطہ رکھنے کی ہدایت فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور Parakou سے Toui (توئی) کے لئے روانہ ہوئے۔پیراکو سے توئی کا فاصلہ ۷۲ کلومیٹر ہے۔

۱۲ بجکر ۴۰ منٹ پر حضور انور Toui پہنچے۔حضور انور کے استقبال کے لئے باہر سڑک پر ایک گیٹ بنایا گیا تھا جس پر استقبالیہ کلمات درج تھے۔اس طرح جو سڑک یہاں کے جلسہ گاہ کی طرف جا رہی تھی اس پر چھ (۶) بینرز لگائے گئے تھے اور گاؤں سے باہر سڑک پر دو کلومیٹر تک خوبصورت رنگ برنگے جھنڈے لگائے گئے تھے جن پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا گیا تھا۔اس طرح لکڑی کے بڑے بڑے تختے بنا کر ان پر سفید اور سیاہ رنگ کا کپڑا چڑھا کر خوبصورت جماعتی جھنڈے بنا کر مین روڈ پر لگائے گئے تھے۔

جب حضور انور کی گاڑی Toui پہنچی تو پچاس موٹر سائیکل سواروں نے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کی گاڑی کو اپنے درمیان لے کر جلسہ گاہ تک پہنچے۔راستہ میں دونوں طرف احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد حضور انور کے استقبال کے لئے کھڑی تھی۔لوگوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کے اور کلمہ طیّبہ کا ورد کر کے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔سبھی لوگ ہاتھ ہلا ہلا کر خوشی و مسرّت کا اظہار کر رہے تھے۔یہ لوگ مرد و زن اور بچے بوڑھے اس ریجن کی ۳۲ جماعتوں سے آئے تھے۔آنے والے مہمانوں کی تعداد چھ ہزار پانچ صد (۶۵۰۰) سے زائد تھی۔ایک گاؤں۔بتیرو کے لوگ ۲۹ کلومیٹر پیدل چل کر اُس جگہ پہنچے جہاں سے سواری مہیّا ہوئی تھی۔

باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

M. S. DOUBLE GLAZING LTD
Supplier & Installers
UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries
For Friendly Quote Please Contact: Muhammad Sajid Qamar
Tel: 020 8664 8040 Mobile:07734470783 Fax: 020 8665 6685
Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee
احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

خطبہ جمعہ

اللہ نرے اقوال سے راضی نہیں ہوتا۔

چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے کا ثبوت دیں۔

بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو یعنی تقویٰ اختیار کرو۔

عبادات بجا لاؤ، قرآن پڑھو، جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۹/اپریل ۲۰۰۴ء بمطابق ۹/شہادت ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد ''بیت الوحید'' کوتونو، بینن (مغربی افریقہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلک يوم الدين – إياک نعبد و إياک نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّا تَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا۔ وَا تَّخَذَاللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا﴾ (سورة النساء :١٢٦)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے اور دین میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اپنی تمام تر توجہ اللہ کی خاطر وقف کردے اور جو احسان کرنے والا ہو اور اس نے ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کی ہو اور اللہ نے ابراہیم کو دوست بنالیا تھا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جس کی وجہ سے آج ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور غلام کی جماعت میں شامل ہیں۔ آج ہمیں اسلام کی صحیح تعلیم کی وضاحت ہوسکتی ہے، صحیح تعلیم مل سکتی ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے۔ آج اگر ہم دنیا میں رائج بہت سی برائیوں اور بدعتوں سے اپنے آپ کو پاک کرسکتے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہوکر ہی کرسکتے ہیں۔ اور یہی خدا کی منشاء ہے اور یہی اس کی مرضی ہے۔ اور اس کی خبر آج سے 14 سو سال پہلے ہمیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دے دی تھی۔ اور ہمیں بتا دیا گیا تھا کہ اسلام کی تعلیم میں بعض بدعات اور بگاڑ داخل ہوجائیں گے جنہیں مسیح محمدی ہی آکر درست کرے گا اور صحیح راستے پر چلائے گا۔ چنانچہ آپ دیکھ لیں دنیا کے ہر ملک میں مسلمانوں میں بعض ایسی روایات یا بدعات داخل ہوچکی ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اور یہ سب کچھ صرف اس وجہ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل نہ کرتے ہوئے اس زمانہ کے امام کی جماعت میں شامل نہیں ہورہے۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے آپ کو مسیح اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ اس لئے آپ کا فرض بنتا ہے کہ اس احسان کا جتنا بھی شکر ادا کرسکیں کریں۔ اور شکر ادا کرنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ اپنے اندر احمدیت قبول کرنے کے بعد نمایاں تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے عمل، کردار، بات چیت اور چال ڈھال سے یہ ثابت کریں اور دنیا کو بتائیں کہ ہم ہی ہیں جو اسلام کا صحیح اور حقیقی نمونہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ایسا زندہ تعلق پیدا کریں کہ نظر آئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ابراہیم کو خلیل بنالیا تھا۔ اور خلیل ایسے دوست کو کہتے ہیں جس کا پیار روح کی گہرائیوں تک میں اترتا ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عمل، شرک سے نفرت اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی ان سے پیار کیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مکمل طور پر میرے آگے جھکتے ہیں اپنی تمام تر استعدادوں اور مکمل سپردگی کے ساتھ میرے احکامات پر عمل کرتے ہیں میں ان کو اپنا دوست بنالیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عبادت کرنے والے اور خالص ہوکر میری عبادت کرنے والے اور میری دی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے والے وہ کامل تعلیم اور کامل شریعت جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے، اس پر عمل کرنے والے ہیں وہ بھی میرے دوست بن سکتے ہیں۔ یہ باتیں قصے کہانیوں کے لئے نہیں لکھی گئیں، تمہیں یہ بتانے کے لئے نہیں لکھی گئیں کہ ابراہیم میرا دوست تھا بلکہ یہ اس لئے تمہیں بتائی جارہی ہیں کہ تم بھی یہ نمونے قائم کرو، اور یہ نمونے تم تب قائم کرسکتے ہو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری اتباع کرو، پوری اطاعت کرو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے یہ اعلان کروادیا ہے کہ پھر تم میری پیروی کرو۔ جیسا کہ فرمایا ﴿فَاتَّبِعُوْنِی یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ﴾ (ال عمران آیت :٣٢) اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت ضروری ہے اور آپؐ کی اطاعت میں یہ بھی ضروری ہے کہ آپؐ کے غلام کامل کی جماعت میں شامل ہوا جائے۔ اور پھر جس طرح وہ حَکَم اور عدل کے طور پر ہمیں اسلام کی صحیح تعلیم بتائیں اس پر عمل کیا جائے۔ تو اس لحاظ سے شکر کے ساتھ ساتھ ہم پر ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی عائد ہوجاتی ہے کہ ہم اپنے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کریں اور اسلام کی صحیح تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کریں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے کس قسم کی پاک تبدیلی کی توقع رکھتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''پس تمہاری بیعت کا اقرار کرنا زبان تک محدود رہا تو یہ بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی۔ چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔ میں ہرگز یہ بات نہیں مان سکتا کہ خدا تعالیٰ کا عذاب اس شخص پر وارد ہو جس کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ اسے ذلیل نہیں کرتا جو اس کی راہ میں ذلت اور عاجزی اختیار کرے۔ یہ سچی اور صحیح بات ہے۔ پس راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ کوٹھڑی کے دروازے بند کرکے تنہائی میں دعا کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اپنا معاملہ صاف رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تمہارے شامل حال ہو۔ جو کام کرو نفسانی غرض سے الگ ہوکر کرو تا خدا تعالیٰ کے حضور اجر پاؤ''۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۷۲۔ جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

''یاد رکھو! نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی بیعت کے مفہوم کو ادا نہ کرے۔ (اگر بیعت کے مفہوم کو ادا نہیں کرتے) اس وقت تک یہ بیعت، بیعت نہیں نری رسم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ یعنی تقویٰ اختیار کرو۔ قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبر کرو اور پھر (اس پر) عمل کرو کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے خوش نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے۔ اور اس کے نواہی سے بچتے رہو۔ اور یہ ایک ایسی صاف بات ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بھی نری باتوں سے خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی خدمت ہی سے خوش ہوتا ہے۔ سچے مسلمان اور جھوٹے مسلمان میں یہی فرق ہوتا ہے کہ جھوٹا مسلمان باتیں بناتا ہے کرتا کچھ نہیں۔ اور اس کے مقابلے میں حقیقی مسلمان عمل کرکے دکھاتا ہے، باتیں نہیں بناتا۔ پس جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کررہا ہے اور میرے لئے میری مخلوق پر شفقت کررہا ہے تو اس وقت (وہ) اپنے فرشتے اس پر نازل کرتا ہے۔ اور سچے اور جھوٹے مسلمان میں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے فرقان رکھ دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۱۵۔جدید ایڈیشن)

تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ عبادات بجالاؤ، نمازیں پڑھو، دعائیں کرو ،اللہ سے اس کا فضل مانگو پھر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کو سمجھو اور یہ تعلیم ہمیں قرآن کریم سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔اس لئے قرآن کریم کو بھی غور سے پڑھو، اس پر تدبر کرو، سوچو اور اس میں دیئے گئے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ اگر ہمیشہ کی ہدایت پانی ہے، ہمیشہ سیدھے راستے پر چلنا ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا لطف اٹھانا ہے تو پھر اس تعلیم پر عمل کرنا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں دی ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ. اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا﴾۔ (سورة بنی اسرائیل آیت :۱۰) یقیناً یہ قرآن اس (راہ) کی طرف ہدایت دیتا ہے جو سب سے زیادہ قائم رہنے والی ہے اور ان مومنوں کو جو نیک کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر (مقدر) ہے۔

ایک حدیث میں ہے حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن)

پھر ایک دوسری روایت میں آتا ہے زید کہتے ہیں کہ انہوں نے ابوسلام سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابو امامۃ الباہلی نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن پڑھو کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے بطور شفیع آئے گا۔

(صحیح مسلم ۔بحوالہ مشکوٰۃ مترجم جلد اول باب فضائل القرآن صفحہ ۴۵۸)

پھر ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔(ترمذی کتاب فضائل القرآن باب من قرأ حرفاً)

پھر ایک لمبی روایت ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ یقیناً قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوت ہے اس کی دعوت سے جس قدر ہو سکے فائدہ اٹھاؤ۔ یقیناً قرآن اللہ کی رسّی اور نور مبین ہے اور نفع بخش شفا ہے۔اور حفاظت کا ذریعہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اس کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے۔اور نجات ہے اس کے لئے جو اس کی پیروی کرتا ہے۔ایسا شخص راستی سے نہیں ہٹتا کہ بعد میں اسے معذرت کرنی پڑے اور نہ وہ کج روی اختیار کرتا ہے تا اسے درست کرنا پڑے۔قرآن کریم کے عجائبات ختم نہیں ہوتے، پڑھنے والا اس کو بار بار پڑھنے سے اکتاتا نہیں پس تم اس کو پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی تلاوت کے نتیجہ میں ہر حرف پر دس نیکیوں کا ثواب دیتا ہے۔میں یہ نہیں کہتا کہ ﴿الٓمٓ﴾ ایک حرف ہے بلکہ ان میں سے الف پر دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور لام پر بھی دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور میم پر بھی دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔

(سنن الدارمی فضائل القرآن)

اس حدیث میں قرآن کریم کی بے شمار خوبیاں گنوائی گئی ہیں بشرطیکہ انسان صاف دل ہو کر اس کو پڑھے۔یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا روحانی مائدہ ہے کہ اس سے تم جتنا زیادہ فائدہ اٹھاؤ گے روحانیت میں بڑھتے چلے جاؤ گے۔تمہارے ایمانوں کی حفاظت اس میں ہے، شیطان سے بچاؤ کی تدبیر اس میں ہے۔

ایک جماعت اور نظام کی پابندی کرتے ہوئے، سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوطی قائم کرنے کا سبق اس میں ہے۔ برائیوں سے بچنے اور نیکیوں پر قائم رہنے کے سبق اس میں ہیں۔اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے راستے اس میں بتائے گئے ہیں۔ پھر ہر لفظ پڑھنے کا ثواب ہے تو دیکھیں کتنی بے شمار برکات قرآن کریم کے پڑھنے سے حاصل ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ نمبر ۱۲۳)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں۔اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی (ﷺ) ہمیشہ کے لئے زندہ ہے‘‘۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۱۔ صفحہ ۱۳۔۱۴)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے ’’اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ‘‘ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔.......... میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ ....پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹۔ صفحہ ۲۶۔۲۷)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

’’یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح قرآن کا مغز سمجھتا ہوں۔قرآن کریم کے 30 سپارے ہیں اور سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کون سی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عملدر آمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔(ملفوظات جلد نمبر ۴ صفحہ ۱۴۹۔ جدید ایڈیشن)

پس یہ خوبصورت مسجد (مسجد بیت الوحید) جو آپ نے بنائی ہے اور جس میں آج جمعہ پڑھ رہے ہیں۔ یہ بھی آپ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے بنائی ہے اب اس مسجد کو بھی بھرنا آپ کا کام ہے اور اپنے گھروں کو بھی دعاؤں سے لبریز رکھنا آپ کا کام ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا عبادت گزار بندہ بنائے۔ ایسا بندہ جس سے اس کا دوستی کا معاملہ ہو۔ یاد رکھیں دوستوں کی خاطر قربانیاں بھی دینی پڑتی ہیں یہ نہ ہو کہ جب خدا ہم سے قربانی مانگے تو ہم پیچھے ہٹنے والے ہو جائیں۔نہیں بلکہ کامل وفا کے ساتھ اپنے پیارے خدا کے ساتھ چمٹے رہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی اس کامل اور مکمل کتاب کو ہمیشہ اپنا رہنما بنائے رکھیں۔اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں اور اس کا پرچار کرنے والے بھی ہوں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور آئندہ بھی باہم ملنے کے مواقع پیدا فرماتا رہے۔

❀❀❀ .... ❀❀❀

Kaiser Travel

Tel: 040-89726601 Mob: 0177-7601843 Fax : 040-89726603

اپنے کرم فرماؤں کے لیے خوشخبری

دنیا بھر میں کسی بھی جگہ خوشگوار سفر کے لئے خصوصی رعایت کے ساتھ سستی اور یقینی نشستوں کے حصول کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ ہمارے ہاں ہر ائیر لائن کی ٹکٹوں کی سہولت موجود ہے۔

پاکستان کے لئے ہماری سپیشل آفر

☆GULF AIR فرینکفرٹ سے کراچی، اسلام آباد، پشاور، لاہور 429.-Euro

سستی اور یقینی نشستیں حاصل کرنے کیلئے جلد سے جلد رابطہ کریں! بکنگ کی کوئی فیس نہیں!

گرمیوں کی چھٹیوں میں پریشانی سے بچنے کیلئے ابھی سے بکنگ کروائیں

Preis gilt bis zum 30.06.2004☆Alle Priese sind in Euro ohne Tax

Änderung und Druckfehler vorbehalten.

ACHTUNG! Storno Gebühren nach der Ticket ausstellung zwischen 100 und 150 Euro p.Person

بقیہ:رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ از صفحہ نمبر ۸

ایک گاؤں ایدآجو کی جماعت جنگل میں ۸۹ کلومیٹر کا فاصلہ پیدل طے کر کے سڑک تک پہنچی۔اس دن بڑی شدید بارش ہوئی تھی جو رات بھر جاری رہی لیکن یہ سب لوگ راستوں کی خرابی اور شدید مشکلات کے باوجود حضور انور کے دیدار کے لئے پہنچے تھے۔آئی پوتوروکی جماعت ۲۹ کلومیٹر کا انتہائی دشوار گزار رستہ طے کر کے جلسہ میں شامل ہوئی۔

بیدے نامی گاؤں کی جماعت سڑک سے ۱۷ کلومیٹر اندر جنگل میں ہے شدید بارش میں رات کے ایک بجے ٹرک اس گاؤں پہنچا۔یہ اُسی وقت سوار ہو کر صبح ۵ بجے پہنچ گئے۔ Dassa کے علاقہ سے غیر احمدی مسلمان تین بڑے ٹرکوں پر ۱۲۵ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے حضور انور کا دیدار کرنے کے لئے آئے تھے۔سَاوے اور ڈاسا کے درمیان کا علاقہ جماعت کا شدید مخالف ہے۔اپنی مخالفت کے باوجود یہ لوگ سینکڑوں کی تعداد میں حضور انور کو دیکھنے کے لئے آئے تھے۔

جب حضور انور جلسہ گاہ پہنچے تو ڈاسا کے میئر، ویسے ریجن کے میئر اور اس ریجن کے چیف آف پولیس اور ۱۳ بادشاہوں اور ۲۴ بڑے اماموں نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔احباب جماعت نے والہانہ انداز میں نعرے لگائے اور اپنے ریجنل مبلغ اصغر علی بھٹی صاحب کی قیادت میں حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔’’تمام روایتی بادشاہ، معزز مہمان اور میرے پیارے بھائیو، بہنو۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔آپ لوگوں کو یہاں دیکھ کر اس وقت میرا دل خوشی کے جذبات سے لبریز ہے۔آپ لوگوں میں یقیناً نیکی اور شرافت ہے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ لوگوں کو اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔اور آپ ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ آنحضرت ﷺ نے امام مہدیؑ کو جو سلام پہنچایا تھا وہ آپ ان تک پہنچا سکیں اور جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں ان کو بھی خدا نے توفیق دی کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی غلامی کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں آجائیں۔پھر اللہ کا فضل ہی ہے کہ افریقہ کے ایک دور دراز ملک میں اور پھر شہروں سے ہٹ کر دور دراز جگہ کو خدا نے توفیق دی کہ ہزاروں میل دور جو ایک آواز اٹھی تھی کہ آؤ اور خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہو۔آپ نے اُسے قبول کیا۔

حضور انور نے فرمایا۔’’اللہ تعالیٰ نے جن وانس کی پیدائش کا مقصد اپنی عبادت قرار دیا ہے۔اس لئے آپ لوگ جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو چکے ہیں آپ کا فرض ہے کہ پانچوں نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔بچے ہوں یا بڑے ہوں، نوجوان ہوں یا بوڑھے ہوں سب کا کام ہے کہ اپنی مساجد کو آباد کریں۔آپ کے کام، آپ کی مصروفیات یا آپ کے شغل، آپ کی عبادت اور آپ کی نمازوں میں روک نہ بنیں ورنہ یہ بھی ایک قسم کا مخفی شرک ہے اور خدا کو سخت ناپسند ہے۔۔فرمایا! احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ لوگوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہونی چاہیے۔عبادت کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اخلاق کا اظہار کرنا بھی ایک احمدی کے لئے بہت ضروری ہے۔کبھی بھی کسی قسم کے لڑائی جھگڑے فتنہ وفساد میں شامل نہ ہوں بلکہ ہر ایک کو پتہ لگے کہ اگر کوئی شخص پہلے کسی قسم کے جھگڑوں میں ملوث تھا تو احمدیت قبول کرنے کے بعد مکمل تبدیل شدہ انسان ہو چکا ہے۔بعض دفعہ فساد پیدا کرنے والے لوگ کوئی ایسی بات کہہ دیتے ہیں جس سے انسان کو غصہ آجاتا ہے۔لیکن آپ کبھی بھی ایسے فساد پیدا کرنے والوں اور مخالفین کی باتوں کی پرواہ نہ کریں بلکہ قرآن کریم کے حکم کے مطابق اگر ایسی باتیں سنیں تو منہ پھیر کر گزر جایا کریں اور پرواہ نہ کیا کریں۔یہی اعلی اخلاق ہیں جو ایک احمدی میں ہونے چاہئیں۔یہی اعلیٰ قسم کی باتیں ہیں جن کے کرنے کا ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔یہی عبادت کے طریقے اور اعلیٰ اخلاق ہیں جو آنحضرت ﷺ اپنی امت میں دیکھنا چاہتے تھے اور انہی کو جاری کرنے کے لئے، رائج کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا ہے۔

حضور انور نے فرمایا’’کہ اعلیٰ اخلاق کے ساتھ احمدیت کا ایک طرّہ امتیاز انسانیت کی خدمت بھی ہے۔جس میں ایک سکیم کے تحت اس ملک میں کچھ ہسپتال کھولے گئے ہیں۔ڈسپنسریاں کھولی گئی ہیں اور مزید کھولی جائیں گی۔سکول بھی کھولے جائیں گے۔اسی خدمت کے جذبے کے تحت انشاء اللہ پیراکو میں ایک ہسپتال کا قیام بھی عمل میں آئے گا جس کی میں آج بنیاد رکھ کر آیا ہوں۔حضور انور نے فرمایا تعلیم حاصل کرنا ہمارے بچوں کا حق ہے۔اس کے لئے جتنی کوشش کی جائے کم ہے۔اس کے لئے میں والدین سے ماؤں سے، باپوں سے کہتا ہوں خواہ وہ پڑھے ہوئے ہوں یا ان پڑھ ہوں۔بچوں کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیں۔آئندہ اس کے بغیر گزارہ نہیں۔بچے صرف اس لئے نہیں ہونے چاہئیں کہ وہ بڑے ہو کر ہاتھ بٹائیں گے، Farming میں ہماری مدد کریں گے۔بلکہ بچوں کا جو حق ہے وہ ادا کریں کہ ان کی تربیت کریں اور تعلیم دلوائیں۔

فرمایا! اپنی مالی مجبوری کی وجہ سے والدین بچوں کو پڑھائی سے نہ روکیں۔اگر مالی مجبوری کی وجہ سے بچے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے تو مجھے بتائیں۔کوئی بچہ اس وجہ سے پڑھائی سے محروم نہیں رہے گا۔اس علاقہ میں جہاں نہ پانی، نہ بجلی کی سہولت ہے اور نہ تعلیم کی، میں چاہتا ہوں کہ اس علاقہ کے بچے اتنا پڑھ لکھ جائیں کہ ملک کے لیڈر بن سکیں۔اس علاقہ کے لوگوں میں یقیناً ایک فراست ہے اور دلوں میں ایک روشنی ہے جس کی وجہ سے ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ اس فراست کو مزید چمکائیں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ تعلیم حاصل کریں۔اس لئے میری آپ لوگوں سے یہی درخواست ہے کہ اپنے بچوں کو ضائع نہ کریں، برباد نہ کریں۔اگلی نسلوں کی اگر حفاظت نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ کے حضور پوچھے جائیں گے کہ کیوں اپنی نسلوں کی حفاظت نہیں کی۔حضور انور نے فرمایا کہ میں عورتوں کو بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔باوجود اس کے کہ ان میں تعلیم کی کمی ہے اور مصروفیت زیادہ ہے لیکن وہ بھی عبادت کی طرف توجہ دیں اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بھی توجہ دیں۔

فرمایا! آخر میں، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس پیار اور خلوص سے آپ لوگ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں میں اس کا بہت ممنون ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں۔آپ کا یہاں اکٹھے ہونا اور خلافت سے محبت کا تعلق خدا تعالیٰ کی رضاء کی خاطر ہے۔اللہ آپکو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔آپ کو اور آپ کی نسلوں کو اس پیار اور محبت میں بڑھاتا چلا جائے۔اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔آمین

حضور انور کے اس خطاب کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی جس میں دس (۱۰) گاؤں کے ۸۸۲ لوگوں نے حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔اس موقع پر موجود ہزاروں احمدی احباب نے بھی بیعت کی اس تقریب میں شمولیت کی۔بیعت لینے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔اس طرح ایک بجکر ۲۰ منٹ پر Toui کا پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔یہاں سے PORTONOVO روانگی سے قبل حضور انور نے اس علاقہ کے میئر، کنگ آف ڈاسا، Toui گاؤں کے بادشاہ اور آرمی کے ایک افسر کو الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھیاں پہنائیں۔ڈیڑھ بجے یہاں سے روانہ ہو کر تین بجے کے قریب ڈاسا پہنچے۔جہاں ایک ہوٹل میں کچھ دیر قیام کیا گیا۔حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں اور دوپہر کا کھانا بھی تناول فرمایا۔

چار بجے سہ پہر یہاں سے PORTONOVO کے لئے روانگی ہوئی اور رات 7:30 بجے پورتونووو پہنچے۔آٹھ بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

پانچواں دن ۸/اپریل ۲۰۰۴ء بروز جمعرات:

صبح چھ بجے حضور انور نے نماز فجر پڑھائی۔

صبح دس بجے بینن کے صدر مملکت سے ملاقات کے لئے ’پیراکو‘ سے ’کوتونو‘ کے لئے روانگی ہوئی۔

سوا گیارہ بجے حضور انور ایوان صدر پہنچے۔صدر مملکت بینن کے پروٹوکول آفیسرز نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔اس کے بعد صدر مملکت سے ملاقات ہوئی جو پون گھنٹہ جاری رہی۔بہت ہی دوستانہ اور خوشگوار ماحول میں صدر سے ملاقات ہوئی۔صدر مملکت نے کہا کہ مَیں بینن کی حکومت اور عوام کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔صدر مملکت نے حضور انور کی بینن میں آمد پر خوشی کا اظہار کیا اور دورہ کے کامیاب ہونے کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

حضور انور نے صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا اور ملک کے ہر میدان میں ترقی کے لئے دعا کی۔ملاقات کے دوران زراعت کے حوالہ سے مختلف امور زیر بحث آئے اور حضور انور نے رہنمائی فرمائی کہ ان ان پہلوؤں سے آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔اور آپ کا ملک ترقی کر سکتا ہے۔ملک میں گندم اگانے کے تعلق میں بھی تفصیل سے بات ہوئی۔ملاقات کے آخر پر تصاویر اتاری گئیں۔اس موقع پر بینن کے نیشنل ٹی وی اور میڈیا کے نمائندے موجود تھے۔نیشنل ٹی وی، ریڈیو نے اپنی خبروں میں اس ملاقات کی تفصیل بیان کی۔جب تصاویر لی جارہی تھیں تو حضور انور نے صدر مملکت سے فرمایا کہ کیا ہم آپ کی اس ملاقات کی تصویر ایم ٹی اے پر دکھا سکتے ہیں۔اس پر صدر مملکت نے بڑے کھلے دل کے ساتھ کہا کہ بے شک جہاں چاہیں دکھائیں، آسمان پر دکھائیں۔صدر مملکت نے خوشی کے ساتھ حضور انور کو الوداع کیا۔

جب حضور ملاقات کے کمرہ سے باہر آئے تو ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے نمائندے موجود تھے جنہوں نے اس ملاقات کے تعلق میں حضور انور سے انٹرویو لیا۔

اس کے بعد حضور انور ایوان صدر سے روانہ ہو کر ڈیڑھ بجے ’مسجد بیت التوحید‘ Cotonou پہنچے جہاں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔حضور انور نے مسجد میں موجود سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔اس کے بعد حضور انور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین اور بچیوں نے نغمات اور گیت گا کر حضور انور کا استقبال کیا اور خوشی سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔حضور نے یہاں بھی بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور بینن کے ایک ابتدائی مخلص احمدی خاندان مکرم داؤدا صاحب کے گھر تشریف لے گئے جہاں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔یہاں سے ساڑھے چار بجے یونیورسٹی کے لئے روانہ ہوئے جہاں حضور نے طلباء سے خطاب فرمانا تھا۔یونیورسٹی پہنچنے پر یونیورسٹی کے ریکٹر نے حضور انور کا استقبال کیا۔حضور انور نے "Islam- The Religion of Peace" کے عنوان پر یونیورسٹی میں خطاب فرمایا۔حضور انور کے خطاب کے بعد اس کا فرنچ ترجمہ مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن نے پیش کیا۔آخر پر حضور نے دعا کروائی۔

اس پروگرام کے اختتام پر حضور انور ’’احمدیہ مسلم ہسپتال کوتونو‘‘ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔حضور انور نے اس تین منزلہ ہسپتال کے مختلف شعبوں کا معائنہ فرمایا اور ڈاکٹر مبارک احمد صاحب سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔

ہسپتال کے معائنہ کے بعد سات بجے حضور انور نے ’’ہیومینٹی فرسٹ۔بینن‘‘ کے بورڈ سے میٹنگ کی جس میں حضور انور نے بورڈ کے ممبران کی رہنمائی فرمائی اور ہدایات دیں کہ کس طرح اور کن لائنوں پر خدمت کرنی ہے۔حضور انور نے کمپیوٹر سنٹر کے بارہ میں بھی ہدایات دیں کہ سارا جائزہ لیں اور اپنی رپورٹ بھجوائیں۔

اس میٹنگ کے بعد حضور انور ساڑھے سات بجے کوتونو سے پورٹونووو کے لئے روانہ ہوئے اور آٹھ بجے پورٹونووو پہنچے جہاں حضور انور نے ساڑھے آٹھ بجے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

راگھونا تھپور باغ بنگلہ دیش میں
راہ مولیٰ میں جان کا نذرانہ دینے والے
مکرم شاہ عالم صاحب کا ذکر خیر

(امداد الرحمن صاحب صدیقی ۔مربی سلسلہ بنگلہ دیش)

مورخہ ۳۱/اکتوبر ۲۰۰۳ء بمطابق ۴/رمضان المبارک بعد نماز جمعہ روزہ کی حالت میں ہمارے پیارے بھائی مکرم شاہ عالم صاحب اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ایمان اور دین کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوگئے۔

نماز جمعہ کے بعد بھائی شاہ عالم صاحب اپنے مکان کے بیرونی حصہ میں بعض دوستوں سے گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک گاؤں کی دیگر مساجد سے جمعہ پڑھ کر سو سے زائد افراد ایک مولوی صاحب کی سرکردگی میں ہماری احمدیہ مسجد اور احمدی احباب پر حملہ آور ہوئے۔حملہ آوروں نے مطالبہ کیا کہ شاہ عالم اور پوری جماعت کو توبہ کر کے احمدیت چھوڑنی ہوگی۔شاہ عالم صاحب صدر جماعت اور امام الصلوٰۃ تھے اور نرمی سے گفتگو کر رہے تھے۔کہ یہ میری زمین میری مسجد ہے۔ ہر کسی کو مذہبی آزادی ہے۔مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے تمام شرافت اور اخلاق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے چیخنا شروع کیا تم لوگ احمدیت چھوڑتے ہو کہ نہیں۔شاہ عالم صاحب نرمی سے سمجھا رہے تھے کہ آپ آئے ہیں بیٹھیں مل کر بات کرتے ہیں۔ان لوگوں نے مُکا وغیرہ مارنا شروع کر دیا۔شاہ عالم صاحب کرسی وغیرہ کا انتظام کر رہے تھے کہ بیٹھیں بات کرتے ہیں۔ان لوگوں نے لاٹھی اور ڈنڈوں سے حملہ کر دیا۔سب کو مار پیٹ کرنے لگے۔شاہ عالم صاحب کے سر پر زور کی چوٹ لگی آپ گر گئے۔خون بہنے لگا۔ بھگدڑ مچ گئی۔بعض لوگ ہماری مسجد میں جو ساتھ ہی تھی توڑ پھوڑ کر رہے تھے۔پھر وہ چلے گئے۔احمدی شاہ عالم صاحب کو ہسپتال لے جانے لگے۔راستہ ایسا ہے کہ ہمارے احباب کو جس راستہ سے باہر سڑک اور شہر کی طرف نکلنا تھا وہاں لوگوں نے کچھ دیر راستہ بھی روکے رکھا بعد میں راستہ چھوڑ دیا تو پھر شاہ عالم صاحب کو ہسپتال لے جانے لگے مگر راستہ میں ہی وہ انتقال کر گئے۔

مکرم مولوی شاہ عالم صاحب ۴/اگست ۱۹۸۹ء کو بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے ۔کچھ عرصہ قبل شاہ عالم صاحب کے گاؤں راگھوناتھ پور باغ کے دو نوجوان مکرم محمد جلال صاحب اور ایوب علی صاحب احمدی ہوگئے تھے۔جب لوگوں کو پتہ چلا تو انہوں نے شاہ عالم صاحب سے شکایت کی کہ یہ قادیانی ہوگئے ان کو درست کریں۔شاہ عالم صاحب نے ان دونوں سے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ان دونوں نے مختصراً بتایا کہ ڈھاکہ یا کُھلنا شہر میں ہماری مسجد اور سنٹر ہے وہاں پر مربّیان ہیں وہاں چلے جائیں۔ہماری خوش قسمتی کہ شاہ عالم صاحب کھلنا میں آئے۔خاکسار ان دنوں وہاں متعین تھا۔تفصیلی گفتگو ہوئی اور شاہ عالم صاحب بیعت کرنے پر تیار ہوگئے۔ہم نے سمجھانے کی کوشش کی کہ اتنی جلدی نہ کریں مگر وہ نہ مانے۔کہنے لگے کہ آج اگر بیعت کئے بغیر چلا گیا اور بعد میں بیعت کا موقع آنے سے قبل موت آگئی تو کیا ہوگا۔کون ذمہ دار ہوگا چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔مکرم شاہ عالم صاحب کے آباء واجداد ضلع چاند پور کومیلا ،نواکھالی کے علاقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ان کے والد مکرم واحد علی موڑل صاحب اور اس علاقہ کے بہت سے خاندان کسی وجہ سے نقل مکانی کر کے یہاں ضلع جیشور کے علاقہ جھیکر گاسہ کے گاؤں راگھوناتھ پور میں آکر آباد ہوئے تھے۔ان کے والد صاحب موصوف نیک طبع شریف النفس انسان تھے۔جنہوں نے شاہ عالم صاحب کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا اور اس طرح شاہ عالم دینی مدراس میں تعلیم حاصل کر کے مدرسہ میں درس وتدریس کا کام کر رہے تھے اور پھر قبول احمدیت کا موقع آگیا۔

مکرم شاہ عالم صاحب بہت بہادر، دیانت دار اور نافع الناس وجود تھے۔علاقہ کے لوگ آپ کو بڑی عزت وتوقیر کی نظر سے دیکھتے تھے۔آپ غریبوں کی خبر گیری کرتے ،کسی کی حق تلفی ہونے لگتی تو آپ حق دلانے کے لئے کوشش کرتے تھے۔لوگوں کے مسائل کو سلجھاتے تھے۔مسائل میں الجھے ہوئے اور حالات سے مجبور لوگ آپ کے پاس آتے تھے۔آپ لوگوں کی خیر خواہی کرتے۔لوگوں کو حق دلانے کے لئے بھاگ دوڑ کرتے تھے۔آپ نے اردگرد کے دیہات میں کئی مدارس بھی قائم کئے تھے۔اس لئے علاقہ پر آپ کا بڑا اثر تھا۔

احمدی ہونے کے بعد مکرم شاہ عالم صاحب نے بڑی تیزی اور پُر حکمت طریق پر دعوت الی اللہ شروع کردی۔ہر طبقے کے لوگوں کو آپ دعوت پہنچاتے رہے۔آپ کی شخصیت آپ کی طرز کلام میں ایسا اثر تھا کہ لوگ آپ کے سامنے مخالفت نہ کرتے تھے۔ خاکسار جب پہلی دفعہ آپ کے گاؤں دعوت الی اللہ کرنے گیا تو آپ کے رشتہ داروں آپ کی برادری اور بہت سے آپ کے زیر اثر گھرانوں نے احمدیت قبول کر لی۔پہلی دفعہ ۵۰ افراد (چھوٹے بڑے ،عورت، مرد) نے احمدیت قبول کر لی۔اس کے بعد بہت دفعہ خاکسار آپ کے گھر جاتا رہا آپ کے ساتھ اردگرد کے دیہات میں پیغام حق پہنچاتا رہا۔تین برسوں میں دوسو سے زائد احباب نے احمدیت قبول کی تھی۔خاکسار چٹاگانگ تبادلہ ہو جانے کے بعد بھی ایک دفعہ مرکز کی ہدایت پر دو ہفتے کے لئے وہاں گیا تھا۔بہت سے مزید گھرانوں نے بھی بیعت کر لی۔

آپ ایک عالم تھے اور علاقہ کے لئے مفید وجود تھے۔شاہ عالم کبھی کسی سے ڈرتے نہ تھے۔اونچی آواز سے بات کرتے تھے بلکہ جب احمدی نہ تھے تو کوئی آپ کے سامنے ناجائز بات کرنے کی ہمت نہ کرتا تھا۔میں حیران ہوں کہ شہادت سے قبل جب مخالفین نے حملہ کیا تو ان سے بہت نرمی سے بات کرتے رہے۔غصہ میں نہ آئے۔حتّٰی کہ عینی شاہدوں نے بیان کیا کہ ایک یا دو مکے لگنے کے بعد بھی آپ ان سے کہہ رہے تھے کہ آپ آئے ہیں بیٹھیں بات کرتے ہیں۔کرسیاں ان کی طرف کر رہے تھے۔آپ چاہتے تو ساتھ ہی گھر تھا ساری برادری تھی۔فوری طور پر گھر جا کر زمینداری کے سامان کلہاڑی وغیرہ نکال سکتے تھے۔مگر وہ نہایت تحمل سے ان کو سمجھانے کی کوشش کرتے رہے اور کہتے رہے کہ ہم اپنے دین اور ایمان کو نہیں چھوڑیں گے۔سو بھائی عالم شاہ نے اخلاق کا ایک نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا نہ بزدلی اور نہ غصہ میں آکر بے صبری کا مظاہرہ کیا۔

شاہ عالم صاحب سے خاکسار کا تعلق حقیقی بھائی کی طرح ہو گیا تھا۔آپ مجھ سے انتہائی محبت کا تعلق رکھتے تھے۔معلوم نہیں کتنی راتیں اور کتنے دن ہم اکٹھے جماعت اور خاص کر دعوت الی اللہ کے کام میں مصروف رہے ہیں۔بہت سفر کیا۔ان کے گھر میں ہم اور ہمارے گھر میں وہ قیام کرتے رہے ہیں۔ابھی دو سال قبل صرف مجھے ملنے کے لئے بھائی شاہ عالم صاحب چٹاگانگ آئے تھے۔جب بھی وہ ہمارے گھر آتے میرے بچوں کے لئے اپنے باغ سے کوئی نہ کوئی پھل لے کر آتے۔آپ کے پاس علاقہ کے ہر قسم کے لوگ آتے تھے۔اچھے لوگ بھی آتے اور جھگڑالو بھی آتے۔ جھگڑالو آپس کے تنازعات کے فیصلہ کے لئے آتے۔ ہر قسم کے لوگ جانتے تھے کہ بھائی شاہ عالم صاحب کے پاس ہر ایک کا حق محفوظ ہے۔مملکت کے وزیر یا سیاسی لوگ انتخاب کے وقت آتے۔آپ اپنی دیانت داری ،صداقت شعاری کی وجہ سے سب کی نظر میں قابل قدر تھے۔آپ بہر صورت لوگوں کی خیر خواہی کرتے۔

احمدیت سے قبل علماء اور مدرسین کی انجمن کے سرگرم رکن تھے۔میں نے بھی آغاز میں دیکھا کہ مولوی صاحبان مدرسہ میں نوکری حاصل کرنے کے لئے شاہ عالم صاحب کی سفارش لینے آئے ہیں اور شاہ عالم صاحب سب کو دعوت الی اللہ کرتے تھے۔اسی لئے زیادہ عرصہ جماعت سے باہر کے مولوی صاحبان سے تعلقات قائم نہ رہے۔ایک دفعہ ملکی سطح پر مدرسہ جات کے اساتذہ کرام کے سالانہ کنونشن میں احمدیت کے بعد پہلی بار شامل ہوئے تو مہمان خصوصی حکومت کے وزیر صاحب برائے مذہبی امور آئے ہوئے تھے۔شاہ عالم صاحب نے دوپہر کے کھانے کے وقفہ میں وزیر موصوف سے مل کر کان میں کہا کہ ”میں تو احمدی ہوگیا ہوں“ وزیر موصوف نے کہا کہ ”اگر ہمارے ساتھ شامل رہنا ہے تو اپنا یہ عقیدہ ظاہر نہ کریں“۔عملاً ایسا نہ ہوا ۔آہستہ آہستہ جماعت سے باہر کے تمام تعلقات منقطع ہوتے گئے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ شاہ عالم صاحب پر رہا۔ احمدیت سے پہلے صداقت شعار تھے۔احمدیت میں بہترین داعی الی اللہ تھے۔اپنی جماعت کے بانی صدر تھے۔اپنے مکان کے قریب ہی اپنی زمین کا ایک حصہ وقف کر کے احمدیہ مسجد بنوائی۔پہلے بانس لکڑی اور پتوں کی چھت والی مسجد تھی۔چند سال ہوئے جماعت نے پکی اینٹوں سے مسجد تعمیر کی ہے۔جماعت بنگلہ دیش کے بزرگان کرام،اعلیٰ عہدیداران گاہے بگاہے یہاں شاہ عالم صاحب کے مہمان ہوتے رہے ہیں۔جیشور سے سندر بن یا کلکتہ (بھارت) جانا ہو تو راستہ میں شاہ عالم صاحب کا گاؤں آتا ہے۔

آپ نے اپنی زمین کا ایک حصہ قبرستان کے لئے بھی مخصوص کیا ہے۔چھوٹی بیٹی بھی وقف نو میں شامل ہے۔آپ کی بیگم صاحبہ مکرمہ نجمہ خان نرگس صاحبہ اپنے معزز متمول سکول ٹیچر باپ کی پیاری اکلوتی بیٹی ہیں، مخلص اور بہادر ہیں۔بھائی شاہ عالم صاحب کی شہادت کے بعد گزشتہ دنوں محترم امیر صاحب کا نمائندہ جو عید ملنے گئے تھے نے بیان کیا کہ ماشاء اللہ شاہ عالم صاحب کے دونوں نوجوان بیٹوں غلام مصطفیٰ صاحب ،غلام کبیر صاحب اور بیوی ، بچی سب نے ہمت اور صبر کے ساتھ صدمہ کو برداشت کیا ہے۔باآواز بلند احمدیت کا جھنڈا بلند کئے رکھنے کا اعلان کر رہے ہیں الحمد للہ ۔شاہ عالم صاحب کے بڑے بھائی ہاشم صاحب بہت عمر رسیدہ ہیں۔چھوٹا بھائی جوان ہے ان کا سارا خاندان اور رشتہ دار اس شہادت پر اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔الحمد للہ۔اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی شاہ عالم صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ان کی اہلیہ صاحبہ اور دونوں بیٹوں اور ایک بیٹی کو اور تمام بہنوں کو بڑی بڑی خوشیاں دکھائے۔آمین

شاہ عالم صاحب کی شہادت کا واقعہ اور خبریں تمام قومی اخبارات میں نمایاں طور پر شائع کی گئیں۔کئی روز تک اس پر اداریہ اور کالم لکھے جاتے رہے۔اصل مجرم کا نام پتہ سب کچھ صاف صاف عینی شاہدوں کے حوالہ سے اخبارات میں شائع ہو گیا ہے۔سیٹلائٹ ٹی وی چینل، بی بی سی ،وی او اے وغیرہ ریڈیو سے بار بار تفصیلی خبریں نشر کی گئیں۔

❁❁❁❁❁

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز۔ربوہ

☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750

☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515

SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

اشاعت اسلام بحالت امن یا جنگ؟

(عبدالباسط شاھد)

آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ کی سنّت مقدسہ کا ہر طالب علم یقیناً اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ آپ ایک امن پسند اور صلح جو انسان تھے۔ آپ کی طبعی رغبت قیام امن کی طرف تھی نہ کہ جنگ وجدال کی طرف۔ حضور ﷺ اور آپکے جان نثار صحابہ مکہ میں تیرہ سال کا عرصہ ہر قسم کے ظلم و ستم اور جبر وتشدد کا نشانہ بنے رہے مگر اس سارے عرصہ میں آپ نے بے مثال صبر و استقامت کا نمونہ پیش فرمایا اور اپنے صحابہ کو بھی جو کافروں کی طعن و تشنیع اور گالی گلوچ کا ہی نہیں ان کی لوٹ مار اور قتل وخونریزی کا بھی نشانہ بنے رہتے تھے صبر کی تلقین فرماتے رہے۔ غیر معمولی تکالیف کا یہ سلسلہ جب زیادہ شدت اختیار کرتے ہوئے ناقابل برداشت حدوں تک پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ کے اذن و مشیت کے مطابق ہجرت حبشہ اور پھر ہجرت مدینہ کی نوبت آ گئی گویا اپنے گھر بار اور وطن کو قربان کر دیا مگر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اپنے ایمان اور صبر و استقامت کی اتنی بڑی قیمت ادا کی اور اپنے وطن کی بھی پرواہ نہ کی۔

ہجرت مدینہ کے بعد بھی دشمنوں نے آپ کو آرام وسکون سے نہ رہنے دیا بلکہ قبائل عرب اور یہود کو بھڑکا کر مدینہ پر فوج کشی کی گئی اور اس طرح حضور ﷺ کی زندگی کے قیمتی لمحات کا اکثر حصہ مدافعت میں ہی گزر گیا۔ تاہم اس کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ تاریخ میں یہ نقوش ہمیشہ کے لئے ثبت ہو گئے کہ اسلامی تعلیم شاندار اخلاقی مظاہروں سے تعبیر ہے قطع نظر اس کے کہ حالت جنگ درپیش ہے یا حالت امن وسکون اور یہ بھی کہ اسلام کسی حالت میں بھی مذہب کے نام پر غیر اخلاقی، غیر انسانی حرکات کی اجازت نہیں دیتا۔

آنحضرت ﷺ کو آپ کے دشمنوں نے امن کی زندگی گزارنے کا بہت کم موقع دیا مگر جتنا وقت بھی آپ کو ملا اس میں اسلام کی اشاعت و ترویج اور تبلیغ و دعوت کا جو کارنامہ انجام پایا وہ بھی اپنی جگہ بے مثال ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیم کے زیر اثر حضور کا طبعی رجحان و میلان قیام امن کی طرف تھا اور آپ کی بعثت کے عظیم مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے امن کی حالت زیادہ سازگار اور موثر تھی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ''سیرۃ خاتم النبیین ﷺ'' میں نہایت گہری نظر سے تحقیق کرتے ہوئے بہت ہی لطیف تجزیہ فرمایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

''یہ ظاہر ہے کہ اسلام کی ابتدائی مردم شماری کا ریکارڈ موجود نہیں اس لئے ہمیں ہمیشہ لازماً اسلام کی ترقی کی رفتار کا اندازہ اس تعداد سے لگانا ہوگا جو ابتدائی اسلامی لڑائیوں میں شریک ہوتی رہی ہے اور نسبتی ترقی کو دیکھنے کے لئے یہ طریق کافی تسلی بخش ہے۔ سو چھوٹے چھوٹے درمیانی واقعات کو چھوڑتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کی سب سے پہلی لڑائی میں یعنی جنگِ بدر کے موقع پر جو ۲ ہجری میں ہوئی مسلمان مجاہدین کی تعداد باختلاف روایت تین سو دس سے لیکر تین سو اُنیس تک تھی۔ اس کے بعد اُحد کی لڑائی ۳ ہجری میں ہوئی اور اس میں شریک ہونے والوں کی تعداد سات سو تھی۔ اُحد کے بعد بڑی لڑائی غزوۂ خندق تھی جو ۵ ہجری میں ہوئی۔ اس لڑائی میں گو خندق وغیرہ کھودنے کے کام پر بچے اور بوڑھے سب مسلمان ملا کر کل تعداد تین ہزار ہو گئی تھی۔ کیونکہ یہ لڑائی ہوئی بھی گویا مدینہ کے اندر تھی اور گھر سے باہر نکلنے کا سوال نہیں تھا مگر غالباً عملاً لڑائی کے وقت صرف ایک ہزار مسلمان شریک ہوئے تھے۔ اس کے بعد ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کا غزوہ پیش آیا جس میں مسلمانوں کی تعداد چودہ سو (۱۴۰۰) بیان ہوئی ہے۔ یہ کل انیس سال ہوئے کیونکہ قریباً تیرہ سال مکّی زندگی والے اور قریباً چھ سال صلح حدیبیہ تک کی مدنی زندگی والے ملا کر کل انیس سال بنتے ہیں۔ گویا ان انیس سالوں میں جو ابتداءً مکّہ کے جابرانہ تشدد اور بعد میں باقاعدہ لڑائی کی حالت میں گزرے اسلام کل چودہ سو مسلمان جوان پیدا کر سکا۔ اس کے بعد امن اور صلح کا زمانہ آتا ہے۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد نے جو ترقی کی اُس کا اندازہ اُس تعداد سے ہو سکتا ہے جو صلح حدیبیہ کے دو سال بعد یعنی ۸ ہجری میں فتح مکّہ کے موقع پر شریک ہوئی۔ یہ تعداد مسلّمہ طور پر دس ہزار تھی۔ گویا جہاں تک جنگ کے زمانہ میں اُنیس سال کی طویل جدوجہد نے صرف چودہ سو مسلمان پیدا کئے وہاں اس کے بعد امن کے زمانہ میں دو سال کی پُرامن تبلیغ نے اس تعداد میں آٹھ ہزار چھ سو کا اضافہ کر دیا۔ یہ حیرت انگیز فرق اس طرح پیدا ہوا کہ ایک طرف تو جنگ کے زمانہ میں کافروں اور مسلمانوں کے درمیان باہم میل ملاقات کا بہت کم موقع ملتا تھا اس لئے اسی نسبت سے کفار کو اسلام کی دلکش تعلیم کے سننے اور اس سے متاثر ہونے کا موقع بھی بہت کم میسّر آتا تھا اور دوسری طرف جو لوگ جنگ کے زمانہ میں اسلام کی تعلیم سے متاثر ہوتے تھے اُن میں سے بھی اکثر اس زمانہ کی غیر معمولی تکالیف اور مشکلات کو دیکھتے ہوئے آگے آنے سے ڈرتے تھے، لیکن جب جنگ ختم ہونے سے صلح کا ماحول قائم ہوا تو گویا وہ بھاری بند جو اسلام کے دریا کے بہاؤ کو روکے ہوئے تھا یکلخت ٹوٹ کر گر گیا اور اسلام کے حیات افزا پانیوں کو کھلا رستہ ملنے سے اسلام نے وہ حیرت انگیز ترقی کی جو ہمارے سامنے ہے کیا اس واضح نظارے کو دیکھتے ہوئے کوئی منصف مزاج انسان یہ اعتراض منہ پر لا سکتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے؟ دیکھو اور غور کرو کہ جب تلوار نیام سے باہر تھی تو اُنیس سال کی طویل جد و جہد نے صرف چودہ سو مسلمان پیدا کئے لیکن جب یہ تلوار نیام کے اندر آ گئی تو دو سال کے قلیل عرصہ نے ساڑھے آٹھ ہزار انسانوں کو آنحضرت ﷺ کے قدموں میں لا ڈالا۔ یہ ٹھوس اور بولتے ہوئے اعداد و شمار ہیں جن پر کسی متعصب سے متعصب انسان کا تعصب بھی پردہ نہیں ڈال سکتا۔ آؤ اب ذرا اِن اعداد و شمار کی مزید تفصیل میں جا کر پورا حساب نکالیں کہ اسلام کی امن کی طاقت کو اس کی جنگ کی طاقت کے مقابلہ پر کیا وزن حاصل ہے۔ موٹے طور پر ہم دیکھ چکے ہیں کہ جنگ کے اُنیس سالوں نے چودہ سو (۱۴۰۰) مسلمان پیدا کئے اور اس کے مقابل پرامن کے دو سالوں نے اس تعداد میں آٹھ ہزار پانچ سو پچاس (۸۵۵۰) مسلمانوں کا اضافہ کیا، لیکن اگر زیادہ حسابی نظر سے دیکھا جائے تو جو زمانہ ہم نے اُنیس سال کا شمار کیا ہے وہ دراصل کسروں میں جا کر اٹھارہ اور اُنیس سال کے درمیان یعنی ساڑھے اٹھارہ سال بنتا ہے۔ اسی طرح ہم نے صلح حدیبیہ کے وقت جو تعداد چودہ سو شمار کی ہے اس کے متعلق صحیح روایات سے پتہ لگتا ہے کہ دراصل وہ چودہ سو اور پندرہ سو کے درمیان تھی۔ یعنی اسے قریباً ساڑھے چودہ سو سمجھنا چاہئے مگر ابھی اس کے علاوہ ایک اور فرق بھی ہے جو صحیح حسابی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے دور کرنا ضروری ہے۔ وہ فرق یہ ہے کہ تاریخ و حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دعویٰ نبوت کے ابتدائی تین سال آنحضرت ﷺ نے بالکل خاموشی کے ساتھ انفرادی تبلیغ میں گذارے تھے اور اسلام کی تبلیغ کو عام نہیں کیا تھا۔ پس ان ابتدائی تین سالوں کو ساڑھے اٹھارہ سال کے عرصہ میں سے منہا کرنا ضروری ہے۔ اس طرح جنگ کے زمانہ میں اصل تبلیغی جد و جہد کا عرصہ ساڑھے پندرہ سال بنتا ہے۔ گویا نتیجہ یہ نکلا کہ جنگ والے ساڑھے پندرہ سال میں سے چودہ سو پچاس (۱۴۵۰) مرد مسلمان ہوئے اور اس کے مقابل پر امن و صلح والے دو سال میں اس تعداد پر آٹھ ہزار پانچ سو پچاس (۸۵۵۰) کا اضافہ ہوا۔

ان حقائق کے ساتھ اگر یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھی جاوے کہ انڈونیشیا، ملائشیا اور چین وغیرہ دنیا کے اکثر ممالک میں اسلام بڑی کثرت سے پھیلا اور ان ممالک کے لاکھوں مسلمان یہی ثابت کرتے ہیں کہ دین فطرت میں ایسی خوبیاں اور کشش پائی جاتی ہے کہ ہر سعید فطرت اسکی طرف کھنچا چلا آتا ہے۔ اور اس کی اشاعت کے لئے کسی طرح بھی اور کبھی بھی کسی زور، طاقت، جبر اور جنگ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

❁❁❁❁❁

نین پھر آتش فشاں ہونے لگے
پھول پتھر سے گراں ہونے لگے
ہم فقیروں سے ٹھکانا چھین کر
اپنے گھر وہ بے اماں ہونے لگے
لرز اٹھیں کیوں نہ سارے شرق و غرب
لب کشا جب آسماں ہونے لگے
آ رہی ہے پھر کوئی باد سموم
سر پہ میرے سائباں ہونے لگے
سونگھ کر مانوس بوئے پیراہن
پیر کنعاں پھر جواں ہونے لگے
شب جنہیں بھیجا تھا تحفۂ درود
گھر میں میرے میہماں ہونے لگے
ہے ہمیں کافی خدائے باوفا
چاہے دشمن سب جہاں ہونے لگے
روک رکھے تھے جو پلکوں پہ ظفر
اشک تیروں کی زباں ہونے لگے

(مبارک احمد ظفر)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (۳۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (۴۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (۶۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS
❁❁ ❁ ❁❁
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی سیرۃ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۸؍دسمبر ۲۰۰۳ء میں مکرم شیخ محمد عامر صاحب کا مضمون شامل اشاعت ہے۔ آپ رقمطراز ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خلافت کا ابتدائی سال تھا جب مَیں گورنمنٹ کالج لاہور میں فرسٹ ایئر کا طالب علم تھا۔ کالج کی طرف سے مجھے سکالرشپ ملا جو مَیں نے سارا حضورؒ سے ملاقات کے دوران آپؒ کی خدمت میں پیش کردیا۔ حضورؒ نے مجھے دعا دی اور اُسی وقت پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے فرمایا کہ یہ رقم "بیوت الحمد" میں جمع کروادیں۔ حضورؒ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے مجھے گورنمنٹ کالج کا سب سے بڑا اعزاز سینئرز کلب "رول آف آنر"، یونیورسٹی بلیو اور سائنس کالج کا رول آف آنر بھی عطا فرمائے۔

ایک بار ہالینڈ میں حضورؒ کے ساتھ صبح کی سیر کا موقع ملتا رہا۔ صبح بہت ٹھنڈی ہوتی تھی۔ مَیں نے ایک عدد دستانہ کی جوڑی حضورؒ کو تحفۃً پیش کی۔ حضورؒ نے محبت سے قبول فرمائی۔ پھر کچھ دیر بعد اندر سے رقم لاکر مجھے دی اور فرمایا کہ میرے ساتھ جو لوگ ہوتے ہیں اُن کے لئے بھی ایک ایک جوڑی لے آؤں۔ مَیں نے پیسوں کا انکار کرنا چاہا تو فرمایا: یہ مَیں منگوارہا ہوں، پہلا تم نے دیا ہے۔

میرے لئے حضورؒ نے جو دعا بھی کی وہ مَیں نے پوری ہوتے دیکھی۔ ایک بار مَیں نے عرض کیا کہ ہم پر بینک کا بہت بڑا قرض ہے جو ہم ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، نہ ہی کوئی صورت نظر آتی ہے۔ آپؒ نے فرمایا: اتر جائیگا، ہمت سے کام لو۔ چھ ماہ کے اندر بینک کے قوانین میں ایسی تبدیلی آئی کہ شرائط بہت نرم کردی گئیں اور ہمارا سارا قرض اتر گیا۔

ہالینڈ میں حضورؒ اپنی ذاتی کشتی میں سیر اور مچھلی کے شکار کے لئے تشریف لے گئے۔ ہم کشتی میں ہوا بھر رہے تھے کہ اُس کے لکڑی کے کچھ حصے مجھ سے ٹوٹ گئے۔ سب ہکابکا رہ گئے کہ اب میری شامت آئی۔ حضورؒ کی فیملی بھی ساتھ تھی۔ اچانک میرے منہ سے نکلا: حضور! اب نئی کشتی مبارک ہو۔ حضورؒ کھلکھلاکر ہنس پڑے اور ایک غلام سے جو ذاتی نقصان ہوا تھا اُس کا احساس ہی نہیں ہونے دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو غیروں کا خراج تحسین

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۷ ۲؍دسمبر ۲۰۰۳ء (سیدنا طاہر نمبر) میں ایک مضمون اُس خراج تحسین پر مشتمل ہے جو غیروں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی عظیم شخصیت کو پیش کیا۔

☆ جرمنی کا ایک معروف اخبار رقمطراز ہے: ایک "سچے خلیفہ" کے ذریعہ مشرقی ہیرو کا ایک نیا تصور ابھرا ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ کیلئے ظاہری نہیں بلکہ باطنی روحانی دنیا اہمیت رکھتی ہے۔ ...... آپ کے پیغام میں سب سے متاثر کرنیوالی بات یہ ہے کہ آپ امن کے شہزادے ہیں۔ دس ملین سے زیادہ پیروکاروں کے پیشوا نے کہا: "ہتھیار ہاتھ میں لے کر بنی نوع انسان کے دل فتح نہیں کئے جا سکتے اس طرح کے جہاد مقدس کا کوئی وجود نہیں۔"

(NEUE PRESSE فرینکفرٹ 27؍اکتوبر 1986ء)

☆ کوپن ہیگن کے ایک اخبار نے آپ کے بارہ میں لکھا: خلیفۃ المسیح بلاشبہ پُراثر شخصیت کے مالک ہیں۔ یہی نہیں بلکہ آپ مسلم فرقہ جماعت احمدیہ کے عالمی سربراہ بھی ہیں جس کے ممبران کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ ہے۔

(روزنامہ Aktulet بابت 12؍اگست 1982ء ص10)

☆ ڈنمارک کا ایک اخبار لکھتا ہے: گزشتہ شام ہمیں خلیفۃ المسیح سے پندرہ منٹ کی ملاقات کا موقع عنایت ہوا لیکن اعلیٰ صلاحیتوں کی مالک اس پُرکشش شخصیت کے ساتھ جسے قدرت نے مزاح کی حس سے بھی حصہ وافر عطا کیا ہے ہماری ملاقات طول پکڑتی چلی گئی اور پندرہ منٹ کی بجائے پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔ (روزنامہ "بی ٹی" 13؍اگست 1982ء)

☆ سوئٹزرلینڈ کا ایک اخبار لکھتا ہے: حضرت مرزا طاہر احمد بہت خلیق اور ملنسار ہیں آپ اپنی ذات کے بارہ میں بات کرنے کی بجائے اپنے فرائض منصبی اور جماعت کے بارہ میں بات کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ (روزنامہ وائن لینڈ ٹاگ بلٹ زیورک سوئٹزرلینڈ۔3؍ستمبر 1982ء)

☆ آسٹریلیا کے معروف صحافی جیمز ایس مرے لکھتے ہیں: احمدیہ جماعت کے سربراہ جو ایک منتخب خلیفہ کی حیثیت میں زبردست خوداعتمادی کے مالک ہیں، یہ بات کسی قسم کی چشم نمائی کا باعث نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کو جس قسم کے جبرو تشدد کا سامنا کرنا پڑرہا ہے اس سے ان کی مشابہت ابتدائی عیسائیوں سے ثابت ہوتی ہے اور آخرکار وہ بھی ان ہی کی طرح فتح حاصل کرکے رہیں گے۔

(دی آسٹریلین 29؍ستمبر 1983ء)

☆ جلسہ سالانہ برطانیہ 1992ء کے موقع پر سیرالیون کے صدر کے ذاتی نمائندہ اور وزیر صحت، سماجی امور و مذہبی امور مسٹر ایکن اے جبریل تشریف لائے اور حاضرین جلسہ سے اپنے تاثرات میں کہا: "میں نے پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات کی تو اس کا گہرا اثر میرے دل پر پڑا۔ میں حضرت امام جماعت احمدیہ سے بار بار ملنا چاہتا ہوں۔

(روزنامہ الفضل 4؍اگست 1992ء)

☆ سوئٹزرلینڈ کا ایک اخبار لکھتا ہے: مرزا طاہر احمد اس وقت تو خوب کھل کر بات کرتے تھے جب آپ کی جماعت کے عقائد کے متعلق کچھ دریافت کیا جاتا لیکن جب آپکی ذات کے متعلق کچھ دریافت کیا جاتا تو آپ کھل کر بات کرنے سے کسی قدر اجتناب فرماتے۔ آپ نے بتایا کہ آپ ایک سادہ اور عاجز انسان ہیں بقول آپ کے آپ نے کوئی خاص قابل لحاظ تعلیم حاصل نہیں کی۔ آپ سکول میں پچھلے بنچوں پر بیٹھنے والوں میں سے تھے۔ آپ خود اس امر پر حیران تھے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو جماعت احمدیہ کا سربراہ چن لیا...... آپ بات کو مزاح کا رنگ دینے کی طرف طبعی میلان رکھتے ہیں۔

(Neue Zurcher Zettung Zurich 31؍اگست 1982)

☆ ۱۹۸۶ء میں ایک کیتھولک پادری جناب شیل آرلد پولیستاد نے حضورؒ سے ناروے میں ملاقات کی اور وہاں کے اخبار "Stavanger Aftenbla" میں ستمبر ۱۹۸۶ء میں اپنے تاثرات میں انہوں نے بیان کیا: امام جماعت احمدیہ بغیر کسی ظاہری شان وشوکت کے موجود تھے۔ مگر وہ طبعی وقار جو ایک حقیقی مذہبی رہنما کا طرۂ امتیاز ہے ان میں بدرجہ اتم نظر آرہا تھا۔ آپ سیاہ رنگ کی شیروانی اور سفید طرہ دار عمامہ میں ملبوس تھے۔ آپ کا سارا وجود ایک ایسی طمانیت کا مظہر تھا جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کی ہستی پر گہرے ایمان سے نصیب ہوسکتی ہے۔ بلاشبہ یہ مقام طمانیت انہیں اسی راہ کو بہترین اور مسلسل طور پر اپنانے سے ملا ہے جسے وہ برحق جانتے ہیں۔ ہاں وہی مذہب جو کامل فرمانبرداری کا پیامبر ہے۔

(سوونیئر 86-87 مجلس خدام الاحمدیہ کراچی صفحہ 17)

☆ لارڈ ایرک ایوبری، لندن نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2002ء کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا: میں خاص طور پر آپ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں جن کی دانشمندانہ قیادت نے آپ کو مشکلات کے گرداب سے بچالیا اور امید واثق ہے کہ ان کی قیادت جماعت احمدیہ کے لئے نہ صرف برطانیہ میں بلکہ پوری دنیا میں ایک روشن مستقبل پیدا کرے گی جس سے ساری انسانیت کو فائدہ ہوگا۔ (روزنامہ الفضل سالانہ نمبر 2002ء ص66)

☆ جلسہ سالانہ برطانیہ 1994ء کے موقع پر مکرم Mahmood Basik (جو کینیڈا میں بوسنیا ریلیف سنٹر کے ڈائریکٹر ہیں) نے کہا کہ میں نے حال ہی میں کروشیا اور زاغرب کا دورہ کیا ہے جہاں میری بوسینیا کے صدر علی جاہ عزت بیگوچ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے میرے توسط سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور تمام احمدیوں کو سلام بھجوایا ہے۔ مکرم محمود باثق صاحب نے دعا کی کہ حضورؒ ایسی قیادت بوسنیا کو بھی نصیب ہو۔

(روزنامہ الفضل 11؍اگست 1994ء)

☆ کرشن ریلے چیف ایڈیٹر انڈیا لنکر لنڈن لکھتے ہیں: میں ایک روحانی لیڈر کے بارہ میں مزید جاننے کا خواہش مند تھا جو چند دن پہلے اپنے مریدوں کے دس ہزار کے مجمع کو جلسہ سالانہ ٹلفورڈ (سرے) کے موقع پر اپنی تقریر سے مسحور کررہا تھا۔ ہر شخص ان کی تقریر خاموشی کے ساتھ غور سے سن رہا تھا کہ جیسے ہر لفظ وحی کی طرح نازل ہورہا ہو۔ حضرت مرزا طاہر احمد ایک سکالر تھے۔ جنہوں نے اپنی زندگی کو نیک مقاصد کے لئے وقف کررکھا تھا۔ ان کی زندگی میں نظم وضبط تھا اور وہ فی زمانہ کی جدید سائنسی اور سوشل ترقیات سے بخوبی واقف تھے۔

(ہفت روزہ لاہور۔ ۴؍اکتوبر ۲۰۰۳ء)

☆ برطانوی سیکنڈری سکولوں کے لئے شائع ہونے والی ایک کتاب Religion in Life میں اسلام کے سربرآوردہ لوگوں میں حضورؒ کا تعارف اور تصویر بھی شامل اشاعت کی گئی ہے۔ (ضمیمہ انصاراللہ۔ ستمبر ۱۹۸۷ء)

☆ ۱۹۸۷ء میں جب حضورؒ نے امریکہ کا دورہ فرمایا تو واشنگٹن ڈی سی میں ۷؍اکتوبر کا دن وہاں کے میئر نے آپ کے نام کرنے کا اعلان کیا۔ نیز امریکی سینیٹ کے نمائندہ جناب وینس ہارک نے "نشان امریکہ" کا اعزاز حضورؒ کی خدمت میں پیش کیا۔

(ضمیمہ مصباح فروری ۱۹۸۸ء)

☆ برطانوی ممبر آف پارلیمینٹ ٹام کاکس نے حضورؒ کی کتاب "Revelation,...." پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: آپؒ ہمہ جہت صلاحیتوں کی مالک شخصیت ہیں اور مختلف النوع علوم کے ماہر ہیں۔ آپ ایک حاذق طبیب ہیں اور سائنسی علوم سے بہرہ ور ہیں، ایک جید فلاسفر اور منجھے ہوئے شاعر ہیں۔ دراصل آپ ابن سینا اور ابن رشد کی طرح علم کا بے پناہ خزانہ ہیں اور انواع واقسام کے مضامین اور علم کی مختلف شاخوں پر خوب دسترس رکھتے ہیں۔ اس انہایت وسیع اور گہرے علم کے ساتھ ساتھ جو مختلف جہتوں سے آپ کو حاصل ہے، آپ اسلام کی تعلیمات کی حکمت اور عظمت کو سمجھنے میں دیگر تمام دنیا سے بلند ایک ممتاز مقام پر فائز ہیں۔ حقیقت کے منکر اور دہریوں کے خلاف آپ کے دلائل قاطع ہیں اور ایسے ہیں کہ انہیں اُن کے ناقابل فہم اور بعد از عقل خیالات کے بارہ میں دوبارہ سوچنے پر مجبور کردیں۔ اس کتاب کی سب سے اہم خصوصیت قرآن کا وہ گہرا اور عظیم علم ہے جو آپ کسی نظریئے کی تائید میں پیش فرماتے ہیں۔ دراصل مذہبی صحائف کا علم محض ذاتی مطالعہ کی بنا پر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تحفہ خداوندی ہے جو صرف چند لوگوں کے حصہ میں آتا ہے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ آپؒ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جو الہام کی نعمت سے حصہ پاتے ہیں اور جنہیں خدا تعالیٰ اپنی جناب سے اس نعمت عظمیٰ کے لئے چن لیتا ہے۔ مَیں نہایت وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اسلامی دنیا کے علم و فضل سے بہرہ ور لوگوں کے سردار ہیں اور مَیں آپ کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔

☆ متحدہ قومی موومنٹ کے بانی لیڈر جناب الطاف حسین نے حضورؒ کی وفات پر کہا: ایک عظیم رہنما اور سکالر اس دنیا سے رخصت ہوا ہے اور اپنے پیچھے ایک بڑا خلا چھوڑ گیا ہے۔ ان کی یاد انمٹ اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔ (محرر۔ ۲۰؍اپریل ۲۰۰۳ء)

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@hotmail.com

Vol. 11 Friday April 23, 2004 Issue No. 17

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

ایم ٹی اے اور ملاؤں کی عبرتناک بے بسی

اکرام الحق ربّانی (لندن ختم نبوت سنٹر) نے ایک انٹرویو کے دوران کہا کہ:

''(احمدیوں کا)'' میڈیا اتنا ہائی ہے کہ چوبیس گھنٹے کی نشریات آٹھ زبانوں میں ان کا چینل جاری رکھتا ہے جبکہ ان کے مقابلے میں سی این این اور بی بی سی میں یہ سکت نہیں کہ وہ اپنی نشریات چار سے چھ زبانوں میں جاری رکھ سکے حالانکہ وہ بین الاقوامی چینل ہیں''۔

مُلّا اکرام الحق سے پوچھا گیا ان کے پرائیویٹ چینل کا کوئی توڑ ممکن نہیں؟

مُلّا صاحب نے جواب دیا:

''ابھی تک کچھ ہوا نہیں ہے''۔

(رسالہ جنبش صفحہ ۲۷)

تمام مسلم ممالک کی پشت پناہی کے باوجود نام نہاد محافظین ختم نبوت کو جو شرمناک ناکامی اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس شرمندگی کو چھپانے کے لئے احراری مُلّا صاحب نے اپنے انٹرویو میں جی بھر کے گالیاں بھی دی ہیں۔ گالیاں وہی دیتا ہے جس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو۔ بہرحال ان کی مغلظات اور دشنام طرازیوں کا جواب سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے پُرمعارف اشعار میں پیش کرکے اپنا جواب آسمانی عدالت پر چھوڑتے ہیں۔

فرمایا ؂

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا یہی ہے
گو ہیں بہت درندے انساں کی پوستیں میں
پاکوں کا خوں جو پیوے وہ بھیڑیا یہی ہے

(۱۹۰۵ء)

آپ کا فارسی کلام ہے ؂

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود
خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

(۱۸۸۰ء)

یعنی پاکوں پر طعنہ زنی کبھی پاک لوگوں پر نہیں پڑتی بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ تو خود فاجر ہے۔

یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار

❁❁❁❁

تنظیم الجہاد اللہ اکبر
فن گداگری کا نیا طریق

حال ہی میں بلیو ایریا اسلام آباد سے شائع شدہ چار ورقہ سے کاسہ گری کے پیشہ کی کامیابی کے ایک نئے طریق کا سراغ ملا ہے جو نہایت دلچسپ ہے۔ اغراض و مقاصد تحریر کی گئی ہیں انیسویں غرض یہ درج ہے کہ:

''دنیا بھر کے مسلمانوں، دوسرے مصائب میں گھرے ہوئے لوگوں کی اخلاقی، قانونی، ادبی، مذہبی، تعلیمی، مالی امداد کر کے اسلامی طرز زندگی کا پروگرام دینا''۔

آخر میں ''تنظیم'' کے بانی نے ''تمام عالم اسلام سے بلاتمیز غنی و مفلس فقیر و بادشاہ ہر کلمہ گو سے اپیل کی ہے کہ اس پروگرام کی کامیابی کے لئے اپنی اخلاقی، قلمی، مالی و دینی کے ساتھ آؤ۔ تنظیم الجہاد اللہ اکبر میں شامل ہو جاؤ۔ اس جہاد میں شامل ہوتے وقت تم شیطان کے بہکاوے سے حجت نہ کریں یہی گمراہی ہے جو تمہیں اللہ اور اللہ کے دین سے بہت دور لے جاتی ہے''۔ (نقل مطابق اصل)

پھر ارشاد ہوتا ہے:

''یہ نہ سوچو کہ مانگنے والا کون ہے۔ یہ سوچو کہ کس کے نام کے لئے مانگتا ہے''۔

لطف کی بات یہ ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی مالی امداد سے تقدیر بننے کے لئے انہی مسلمانوں سے خیرات طلب کی گئی ہے جن کی حالت بانیٔ تنظیم کے الفاظ میں یہ ہے کہ:

''انتہائی ذلت و رسوائی، افلاس اور کسمپرسی میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ نہ زور ہے نہ طاقت ہے نہ دولت۔ نہ ایمان اچھے نہ اخلاق اچھے ہیں۔ ہر برائی ہمارے اندر موجود اور بھلائی ہم سے کوسوں دور''۔ (صفحہ ۲)

نیز یہ اعتراف کیا ہے:

''ہم تباہی و بربادی کی اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ قیامت سے پہلے قیامت دیکھنی پڑتی ہے''۔

(ایضاً صفحہ ۲) ؂

تاجروں کے مال میں بھی کھوٹ ہے دل میں بھی کھوٹ
منڈیوں میں کیوں لئے سکّے کھرے بیٹھے ہیں لوگ

(ظہور نظرؔ)

❁❁❁❁

محسن پاکستان
عبدالقدیر خان کا حقیقی چہرہ

کالم نویس جناب عبداللہ خالد خان ''زیرو سے ہیرو تک سب کی ڈی بریفنگ'' کے چونکا دینے والے عنوان کے تحت بھٹو اور ضیاء الحق کے تذکرہ کے بعد رقم طراز ہیں:۔

''حساس اداروں نے ایک ایٹمی سائنسدان کو ہیرو بنا کر ہیرو ورشپ کے عوامی جذبے کو تسکین فراہم کی۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی گھر آئی نعمت سے منہ موڑنے کی بجائے عوامی ہیرو کی گدی سنبھال لی پھر اگلے چند سالوں میں انہیں جذبات نگاری کے ماہر کالم نگاروں نے ''محسن پاکستان'' بھی بنا دیا۔ بہت کم لوگوں کو یہ علم ہے کہ غوری، غزنوی اور حتف میزائلوں کے پراجیکٹ الگ الگ سائنسدانوں کی شبانہ روز تحقیق و محنت کا نتیجہ ہے مگر پاکستان کے تمام ایٹمی وار ہیڈ اور ایٹمی پروگرام کو ڈاکٹر قدیر خان کے نام منسوب کیا جاتا رہا۔ اس ہیرو ورشپ کے گہرے سائے تلے آئے تمام دیگر سائنسدان زیرلب تو کہتے ہوں گے ؂

چھانی ہے خاک ہم نے بھی صحرائے نجد کی
مجنوں کا نام ہو گیا قسمت کی بات ہے

جنرل پرویز مشرف کا عہد تبدیلیوں اور اکھاڑ پچھاڑ کا عہد ہے اس عہد میں جب ہیروز کی ڈی بریفنگ کا ناگوار مرحلہ آیا تو ہیرو ورشپ میں مبتلا حلقے چیخ اٹھے۔ شاید ہم بھی بھٹو کی اس نادر ''دریافت'' کے غم میں تڑپ اُٹھتے مگر ہمیں قدیر خان کے اثاثوں اور پراپرٹی کی تفصیل پڑھ کر یہ احساس ہوا کہ ہمارا ہیرو بڑا دنیادار نکلا۔ لوگوں کو اپنی پرستش پہ لگائے رکھا اور بڑے بڑے ہوٹل بنگلے خرید کر پراپرٹی بزنس میں مشغول رہا ہمارے ''ہیرو ورشپ'' میں مبتلا بعض کالم نگار کہوٹہ لیب کو ''عبادت گاہ'' اور وہاں کام کرنے والے اس ہیرو کو ''عابد'' ظاہر کر رہے ہیں۔ ایک ''عابد'' اپنی ماہانہ تنخواہ کے بَل پر بلیو ایریا میں ہوٹل اور بڑے بڑے بنگلے تو نہیں خرید سکتا۔ کاش ڈی بریفنگ کا عذاب نازل نہ ہوتا۔ اس ڈی بریفنگ نے ہیروز کے اصل چہرے سامنے کر دیئے ہیں۔ عالمی سطح پر چلنے والی تبدیلیوں کی لہر نے ہمیں گھیر لیا ہے۔ ہم حالات کے جبر کی گرفت میں ہیں اور ہمارا حال یہ ہے کہ زیرو سے ہیرو تک سب کے سب ''ڈی بریفنگ کے قابل ہیں''

(اخبار۔دن ۱۰ فروری ۲۰۰۴ء ص ۱۰)

❁❁❁❁

''متحدہ مجلس عمل'' کی منافقانہ پالیسی

عوامی نیشنل پارٹی کے صدر اسفندیار ولی خان کا بنوں کے جلسہ عام سے خطاب:۔

''ایم ایم اے نے اسلام کے نام پر ووٹ حاصل کر کے کرسی کو اپنا مقصد بنا لیا ہے۔ مرکزی حکومت سے ایک سالہ مذاکرات کے دوران نہ تو شریعت کا نام لیا اور نہ ہی نفاذ اسلام کے لئے عملی اقدامات کئے۔ صرف اقتدار کے مزے لوٹنے کے لئے صدر جنرل مشرف کے تمام غیر آئینی اقدامات کو تسلیم کر لیا۔ (اخبار۔دن ۹ فروری ۲۰۰۴ء ص ۸)

بہ فیضِ مصلحت ایسا بھی ہوتا ہے زمانے میں
کہ رہزن کو بھی میر کارواں کہنا ہی پڑتا ہے

(جگت ناتھ آزاد)

❁❁❁......❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

مالی سال ۲۰۰۳-۰۴ء

مالی سال ۲۰۰۳-۰۴ء کی آخری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے۔ تمام امراء/صدران اور مربیان انچارج کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ کی سو فیصد وصولی کے لئے بھرپور جدوجہد فرماویں۔ جو بقایادار یا نادھند ہیں ان کو توجہ دلائیں کہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے اپنے چندوں کی ادائیگی کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔ (ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔